رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۲۹

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بجاں مسلّم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ عـــہ
روساء وجاگیرداران سے ,, ۶ عـــہ
عام خریداران سے ,, ۵ عـــہ
,, ,, ششماہی ۳ عـــہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

(۴۸۹)

امرتسر ۱۳ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۷ مئی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

146 2

فہرست مضامین

مذہب اہل حدیث - - - صـ۱
انتخاب الاخبار - - - صـ۲
دیدوں کی حقیقت کا اعتراف - - صـ۳
سوال جواب متعلق فاتحہ خلف الامام - صـ۵
قادیان سے کفر کا فتویٰ نکلا - - صـ۶
مرزائیت - - - - صـ۷
اسلام اور صنف نازک صـ۸ - انعامی مضمون صـ۸
حضرت علی کی اسد اللہی - - صـ۹
برہان التفاسیر - - - صـ۱۱
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان صـ۱۳
فتاوے صـ۱۳ - متفرقات - صـ۱۴
ملکی مطلع صـ۱۵ - اشتہارات - صـ۱۶ / ۲۰

مذہب اہل حدیث

(بقلم عبد الرشید عارف وانمباڑی)

بدعتیوں کا بیخ کن ہے مذہب اہل حدیث — اس پہ ہر آن تیغ زن ہے مذہب اہل حدیث
بدعتی کو راہ حق پر ہر طرح لاتا ہے یہ — راست گو، باطل شکن ہے مذہب اہل حدیث
جز صحیح مسلم، بخاری (وغیرہ) کے نہیں رکھتا دلیل — بحث میں استاد فن ہے مذہب اہل حدیث
یہ نبی کے حکم سے باہر نہیں ہوتا کبھی — تابع شاہ زمن ہے مذہب اہل حدیث

گمرہوں کو من عرف کا تو سبق عارف پڑھا
رہبر راہ سنن ہے مذہب اہل حدیث

جدید انگلش ٹیچر۔ اس کے مطالعہ سے بہت جلد انگریزی یاد ہوجاتی ہے اور کسی استاد وغیرہ کی حاجت نہ رہے گی۔ قیمت عـــہ (مینیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر ۱۱ مئی کو پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے دسویں جماعت کا نتیجہ شائع کر دیا گیا ہے امسال اس جماعت میں بیس ہزار ۲۱۰ طلباء شامل ہوئے۔ جن میں سے ۱۴ ہزار ۸۰۰ کامیاب ہوئے۔ ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر کا نتیجہ ۷۷ فیصدی رہا

امرتسر نتیجہ مذکورہ بالا برآمد ہونے پر کوچہ جٹاں دروازہ لاہوری کے ایک مسلمان طالبعلم (جو چوہدری علی احمد سب انسپکٹر پولیس کا لڑکا تھا) نے ناکام رہنے کے صدمہ سے پستول مارکر خودکشی کر لی۔ ایک اور نوجوان نے اسی وجہ سے افیون کھالی۔ مگر طبی امداد سے اس کی جان بچ گئی۔ دیگر کئی نوجوانوں کے نہر میں یا کنوئیں میں چھلانگ مار کر خودکشی کرنے کی افواہیں اڑی تھیں۔ مگر نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔

حکومت ترکی نے مردم شماری کے متعلق (۵۵۰ جو آیندہ اکتوبر میں ہوگی۔ اعلان کیا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل امور کا خاص لحاظ رکھا جائے۔ (۱) مذہب۔ (۲) صنف (مذکر یا مونث) (۳) تعلیم (۴) صحت۔ (۵) پیشہ۔

ترکی افواج کے مشہور سپہ سالار جنرل محمود افتخار مصر سے دلی جارہے تھے۔ راستہ میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔

بغداد میں ریت کا ایک ہولناک طوفان آنے کی خبریں آئی ہیں۔ جس کی رفتار ۷۰ میل فی گھنٹہ تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قسم کا طوفان کبھی رونما نہیں ہوا تھا۔ نقصانات کا اندازہ صحیح طور پر نہیں لگایا جا سکا۔

تصحیح

گذشتہ پرچہ میں ایف۔ اے اور بی۔ اے کے نتیجہ ۱۳ و ۱۵ مئی نکلنے کی خبر شائع کی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ درست نہیں تھی۔

امرتسر میں ہندو دھرم سبھا کے صدر مسٹر بھگسو او ٹاما آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر آئے۔ (بدھ اور آریہ سے خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو)

حکومت ایران نے بیکاری کو دور کرنے کے لئے طہران میں صنعت و حرفت کا ایک مدرسہ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہرلال نہرو کو موسم گرما گذارنے کے لئے کسی مناسب مقام پر تبدیل کر دیا جائے گا۔

کاشغر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چینی ترکستان میں جو ہندوستانی تاجر مقیم تھے ان کو اس بنا پر جلاوطن کر دیا گیا ہے کہ انہوں نے حکومت کے خلاف بغاوت کرنے والوں کی امداد کی تھی۔

اگر آپ کی قیمت اخبار

اس ماہ میں ختم ہے

تو ۳۰ مئی تک بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ مذکورہ بالا تاریخ تک دفتر ہذا میں اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ ۳۱ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ (منیجر)

رنگون کی خبر ہے کہ ایک موضع میں ڈاکوؤں نے ایک مکان پر دھاوا کیا۔ مالک مکان نے دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا۔ ڈاکو مکان کو آگ لگا کر فرار ہو گئے۔ مالک مکان مع بال بچوں کے جل کر راکھ ہو گیا۔

کلکتہ کی اطلاع ہے کہ کشور گنج ڈویژن میں ایک ساہوکار جس کی عمر ۷۰ سال تھی کے مکان پر بیس ڈاکوؤں نے جو تلواروں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے ڈاکہ ڈالا۔ ساہوکار کو قتل کر کے تین ہزار کا مال لے کر فرار ہو گئے۔

تقریظات

(۱) **محمدیہ پاکٹ بک** (مجلد) مؤلفہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری۔ سائز $\frac{20 \times 26}{16}$ ضخامت ۷۰۵ صفحات۔ کاغذ، کتابت، طباعت بہت اعلے۔ قیمت ۴ عہ۔ ملنے کا پتہ۔ سیکرٹری انجمن اہل حدیث جامع مبارک شہر لاہور۔

مذکورہ بالا پاکٹ بک میں نہ صرف مرزائی مشن کی تردید کی گئی ہے بلکہ احمدیہ پاکٹ بک کا مکمل و مفصل جواب ہے۔ مؤلف ممدوح کا نام محتاج تعارف نہیں ان کا نام ہی اس کتاب کی کافی شہرت ہے۔ موصوف نے تمام اعتراضات کا جواب معقول طور پر دیا ہے

(۲) **مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل۔** مؤلف مذکور کی دوسری تصنیف ہے جس میں مرزا صاحب کے ان الہامات کی حقیقت الم نشرح کی گئی ہے جنکو وہ مختلف مواقع پر چسپاں کرکے خلق خدا کو اپنے دام تزویر میں پھنساتے رہے۔ اس رسالہ میں صرف پانچ الہاموں پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ مگر سب سے لطف وہ پہلا الہام ہے جو براہین احمدیہ میں یاٰدم اسکن و زوجک الجنۃ الخ ہے۔ قادیانی حضرات اگر تعصب سے خالی ہو کر بہ نیت اخلاص اس کا مطالعہ کریں تو راہ راست پر آنے کی کافی امید ہو سکتی ہے۔ قیمت صرف تین آنہ۔ ۳ محصولڈاک تین پیسہ۔ پتہ ذیل سے طلب کریں۔ منشی محمد عبداللہ معمار کوچہ عثمان ڈار کٹرہ کرم سنگھ شہر امرتسر

(۳) **فاران** بجنور۔ مولوی محمد مجید حسن صاحب مالک اخبار مدینہ بجنور نے ایک ماہوار رسالہ موسومہ فاران اپریل ۱۹۳۵ء سے شائع کرنا شروع کیا ہے جو انگریزی مہینہ کی ۱۵ تاریخ کو شائع ہوا کریگا جس کے ایڈیٹر جناب سعید انصاری صاحب ہیں چنانچہ اس کا پہلا نمبر ہمیں موصول ہوا ہے جس میں علمی، ادبی، معاشرتی، اور سیاسی مضامین کے علاوہ مذہبی مضامین بھی ہیں غرضیکہ اس میں ہر طرح کی دلچسپی کا سامان مہیا ہے۔ قیمت سالانہ تین روپے۔ سائز $\frac{20 \times 30}{8}$ ضخامت ۹۶ صفحات۔ پتہ۔ منیجر رسالہ فاران بجنور یو۔ پی

فلسفہ عبادات و سرمایہ سعادت۔ قیمت ۲ ر رسالہ تقسیم میراث۔ قیمت ۲ ر ... ملنے کا پتہ ... اہلحدیث سے طلب کریں

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۳ صفر ۱۳۵۴ھ

ویدوں کی حقیقت کا اعتراف

(از قلم پنڈت آتما نند جی)

پچھلے سال جب میں نے مہا تما ہنسراج جی پردھان پرادیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سندھ وبلوچستان سے اپنے شکوک متعلق وید کا تشفی بخش جواب مانگا تو آپ نے مجھے آریہ سماجی پنڈتوں سے مل کر رفع شکوک کرانے کا مشورہ دیا۔ امسال مجھے پنجاب آنے کا موقعہ ملا۔ اور میں نے مہاتماجی کے مشورہ کے مطابق ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج لاہور کے چیدہ چیدہ ودوانوں سے ملاقات کی۔ ایک نے کہا کہ ویدوں میں دشمنان ویدک دھرم نے ملاوٹ کر رکھی ہے۔ ایک دوسرے بڑے مشہور آریہ سماجی پنڈت جی نے فرمایا۔ کہ ویدوں کے مصنف وہی رشی تھے جن کا نام سوکتوں پر لکھا ہوا ہے۔ اور ایک تیسرے مشہور آریہ سماجی پنڈت نے (جو پہلے ڈی۔ اے۔ وی کالج کے پروفیسر رہ چکے ہیں اور سنسکرت اور ویدوں کے عالم مانے جاتے ہیں) کہا کہ ویدوں کے بعض مصنف (رشی) ہم اور آپ سے بھی کم علم تھے۔ غرضیکہ سب ودوانوں کا جن کو میں نے علماء وید خیال کر کے ملاقات کی۔ یہی خیال تھا کہ وید الہامی کتب نہیں ہیں بلکہ عام عقل والے رشیوں کی تصانیف ہیں۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور اور در حقیقت پنجاب بھر کے سب سے بڑے آریہ سماجی پنڈت شری پروفیسر راجارام صاحب شاستری کے (جو وید نرکت۔ اپنشدوں وغیرہ وغیرہ کئی کتابوں کے مصنف ہیں اور گورنمنٹ ہند سے اپنی مذہبی تصانیف پر کئی بار گرانقدر انعام بھی حاصل کر چکے ہیں) خیالات جو آپ نے میرے سوالات کے جواب میں بیان فرمائے۔ ناظرین کرام کی واقفیت اور ضیافت طبع کے لئے درج ذیل کرتا ہوں۔ باقی پنڈتوں نے کسی وجہ سے اپنے نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دی۔

میں ویدوں کے بعض سوکتوں کے رشی کبوتر۔ بعض کے نیل کنٹھ۔ بعض کے سرما وغیرہ کتیا۔ بعض کے بیاس اور ستلج وغیرہ دریا۔ بعض کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیاں۔ بعض کے آگ۔ بعض کے پہاڑ۔ بعض کے جوئے کے پانسے۔ بعض کے بندر۔ بعض کے اربد اور ایراوت نامی سانپ وغیرہ ہیں۔ جن کا کلام بعض وید منتر ہیں۔ یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ ان حیوانوں اور بے جان آگ۔ دریاؤں اور پہاڑوں نے وید منتر بنائے۔ بولے یا سمجھے؟ چنانچہ آپ خود بھی نرکت ۷-۲۶ میں بحوالہ رگوید ۸-۶۷-۵ لکھتے ہیں کہ "جال میں پڑے ہوئے متسیوں (مچھلیوں) کا یہ آرش (رشی وچن۔ کلام) بتلاتے ہیں"

اور دوسرے آریہ سماجی مترجم نرکت پنڈت چندر منی جی بھی لکھتے ہیں کہ:-

"یہ وید وچن (منتر) مچھیارے کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیوں کی اُکتی (کلام) ہے ایسا ہی ویدگیہ (علمائے وید) بتلاتے ہیں"

پنڈت راجارام جی شاستری نے جواب میں ایک شلوک کہا جس کا مطلب یہ تھا کہ

کسی راہی کے سوال کے جواب میں بر لب سڑک کھڑے سوکھے ہوئے درخت نے نہایت مایوسی کے ساتھ کہا کہ بعض درخت پھلدار ہیں جن کے نیچے مسافر آرام اور پھل پاتا ہے بعض پھولدار ہیں اور بعض سایہ دار ہیں جن کے نیچے دھوپ سے بیاکل مسافر آرام کرتا ہے۔ لیکن مجھ میں نہ پھل ہے نہ پھول اور نہ ہی پتے ہیں جن سے کسی کو آرام پہنچا سکوں۔ میں صرف راستہ بتانے کے لئے ایستادہ ہوں۔ جس طرح یہ شلوک کسی شاعر کا تخیل ہے صرف اس سے مایوسی کا اظہار ہی مقصود ہے بعینہٖ اسی طرح وید منتر بھی رشیوں اور شاعروں کے فرضی تخیلات ہیں اور صرف اپدیش (نصیحت) ہی مقصود ہے" (۵۵۱)

میں تو آپ کا مطلب یہ ہے کہ وید شاعر رشیوں کا کلام اور تخیل ہے نہ کہ خدا کا کلام یا الہام؟

پنڈت راجارام جی ہاں۔ رشیوں کا کلام اور تصانیف ہیں۔

میں ویدوں میں راجا پریکشت ابن ویرا بھی منیو۔ بھیشم پتامہ کے باپ شنتنو۔ ناؤ دیوالی اور دوا سے رشی سین اور پراشر منی اور اس کے والد وسشٹھ رشی وغیرہ راجاؤں اور رشیوں کا نام اور حال وید منتروں میں پایا جاتا ہے جو کہ زمانہ مہا بھارت کے قریب گزرے ہیں۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ سب سے پرانا رگوید بھی زمانہ مہا بھارت کے بعد کی تصنیف ہے۔

پنڈت جی میں تو ویدوں میں انسانی تواریخ کا قائل ہوں"

میں تو پھر صاف ثابت ہے کہ وید آغاز کائنات میں نازل شدہ نہیں اور اس بارہ میں سوامی دیانند جی غلطی پر تھے۔

پنڈت جی "بے شک"!

مَیں ویدوں میں ناشائستہ اور نا مہذب اور مخرب الاخلاق تعلیم بھی کثرت سے پائی جاتی ہے آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے؟

پنڈت جی ہاں ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وید اس کچی دھات کی طرح ہیں جس میں سونے کے ساتھ ساتھ کوڑا۔ کرکٹ۔ گند مند بھی کچھ ہوتا ہے۔ ہمیں سونے کو ہی لینا چاہئے اور کوڑے کرکٹ کو چھوڑ دینا چاہئے!

مَیں مجھے تو ویدوں کے سونے میں بھی پیتل ہی پیتل دکھلائی پڑتا ہے۔ لیکن اس سے تو آپ کو انکار نہیں کہ ویدوں میں تھوڑی سی اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ کثرت گند مند اور مخرب الاخلاق تعلیم کی ہے۔

پنڈت جی میں پہلے کہہ ہی چکا ہوں کہ ویدوں میں مخرب الاخلاق تعلیم بھی ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ اچھی تعلیم بھی ہے۔

مَیں پھر آپ ویدوں کو کیوں مانتے ہیں؟ (۵۵۲)

پنڈت جی صرف اس لئے کہ ایشور کے خالق ہونے کا اولین خیال ویدوں میں ہی پایا جاتا ہے دیگر کسی مقدس کتاب میں ایشور کو خالق نہیں کہا گیا"!

مَیں مجھے تعجب ہے کہ آپ جیسے پرانے اور تجربہ کار مناظر کا خیال ایسی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ بائیبل شریف اور قرآن پاک میں جا بجا خدا کو خالق لکھا ہے۔ مثلاً خلق کل شئ فقدرہٗ تقدیرا۔ یعنی ایشور نے سب اشیاء کو پیدا کر کے ان کا اندازہ مقرر کر دیا۔ اس کے خلاف رگوید میں لکھا ہے۔

(ترجمہ) کون صحیح طور پر جان اور کہہ سکتا ہے کہ ہم کہاں سے آگئے اور یہ گوناگوں کائنات کہاں سے پیدا ہو گئی؟

جو اس (کائنات) کا منتظم پرلے آسمان پر ہے وہ بھی جانتا ہو یا نہ بھی جانتا ہو کہ یہ کائنات پیدا بھی ہوئی ہوئی ہے یا غیر پیدا شدہ۔ یہ بھی کون کہہ سکتا ہے۔ کیونکہ سب دیوتا بھی تو اس کے بننے کے بعد ہی پیدا ہوئے اس لئے اپنے سے قبل کی بات کو کون کہہ سکتا ہے؟"

اس لئے وید تو پیدائش کائنات کے متعلق خود شبہ میں ہیں اور ویدوں کو تو خدا کے خالق ہونے میں بھی اشتباہ ہے۔

پنڈت جی قرآن میں خدا کو عرش پر محدود اور مجسم مانا ہے"

مَیں یہ خیال بھی آپ کا غلط ہے کیونکہ قرآن شریف سورہ مجادلہ رکوع ۲ میں لکھا ہے۔

(ترجمہ) جہاں تم تین ہو وہاں چوتھا اللہ ہے جہاں پانچ ہوں چھٹا اللہ ہے اور نہ اس سے کم یا زیادہ آدمیوں کا کوئی ایسا مشورہ ہوتا ہے جس میں وہ ان کے ساتھ جہاں کہیں وہ ہوں نہ ہو"

اس کے خلاف ویدوں میں جا بجا ایشور کو ساکار یعنی مجسم اور محدود لکھا ہے۔ اور چاروں ویدوں میں کسی منتر میں بھی پرمیشور کو غیر مجسم اور غیر محدود نہیں لکھا۔

پنڈت جی میں نے یہ آیت کبھی نہیں سنی (اور ہندی قرآن منگوا کر کہا کہ) لیجئے قرآن میں سے یہ آیات نکال کر دکھلا دیجئے۔ کہاں خدا کو حاضر و ناظر لکھا ہے؟ ویدوں کے متعلق میں تسلیم کرتا ہوں کہ پرمیشور کو ویدوں میں ساکار اور نرا کار (مجسم اور غیر مجسم) دونوں طرح کا لکھا ہے"

مَیں مجھے زبانی حوالہ یاد نہیں ہے کہ کس سورت کی کس آیت میں یہ مضمون درج ہے۔ واپس جا کر لکھ بھیجونگا۔ (چنانچہ ترجمہ آیات بمعہ حوالہ درج کر دیا گیا ہے۔ آتمانند)۔ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۳۴ کے متعلق نرکت میں لکھا ہے۔

جس کا ترجمہ آپ یوں لکھتے ہیں۔

"اکشوں (جوئے کے پانسوں) سے مشتمل (دھارے) ہوئے رشی کا یہ آرش (کلام) جانتے ہیں" (نرکت ۹-۸)

اس سے ثابت ہے کہ ویدوں کے مصنف رشی شغل قمار بھی کیا کرتے تھے۔

پنڈت جی اس میں تو سندیہ (شک) نہیں کہ یہ سوکت اور یہ وید منتر کسی جواریئے کا کلام ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ منتر بنانے کے وقت وہ رشی جوا کھیلتا ہو اور بعدازاں نیک بن گیا ہو"

مَیں یہ تو محض آپ کا خیال ہی ہے کہ پیچھے نیک بن گیا ہو یقیناً تو آپ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ رشی بعدازاں نیک بن گیا تھا۔ لیکن اس کا تو اعتراف ہے کہ بوقت تصنیف وید منتر اس کا مصنف رشی جوا کھیلا کرتا تھا۔ اس کے مقابل قرآن شریف کی تعلیم پر غور فرماویں جس میں جوئے بازی کو سختی سے حرام قرار دیا گیا ہے"

غرضیکہ آریہ سماجی ہنڈیا کے جتنے چاول میں نے ٹوٹلے سبھی کچے پائے۔ جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آریہ سماج کتنے گہرے پانی میں ہے۔

اگر مہاتما ہنسراج جی یا دیگر کسی آریہ سماجی کو اس بات چیت میں شک ہو تو پنڈت راجارام صاحب شاستری سے تردید کرا کر دکھلائیں۔ ورنہ مان لیں کہ ویدوہی ہیں جو کچھ پنڈت جی نے کہا ہے۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ میری تازہ تصنیف "ویدارتھ پرکاش" عرف "ویدک تہذیب" کی خریداری فرما کر قرب و جوار کے آریہ سماجیوں میں اشاعت کریں۔ اور کفر اور شرک کو دور کرنے میں میری مدد فرماویں۔ (آتمانند)

حق پرکاش۔ مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب۔ اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ ۱۵۹ سوالات کا معقول جواب دیا ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ آریوں سے آجتک اس کا جواب الجواب نہیں ہوا۔ قیمت ۱۲ر پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

سوال جواب متعلقہ فاتحہ خلف الامام

(از مولوی نور الٰہی صاحب نور گھر جاکھی خطیب جامعہ شیخوپورہ)

اخبار اہلحدیث ۲۴ دسمبر ۱۹۳۴ء کے صفحہ ۱۳ پر کسی صاحب نے دریافت فرمایا ہے کہ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام خصوصاً خلفاء الراشدین وائمہ اربعہ وشیخ عبدالقادر جیلانی وامام غزالی وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فاتحہ خلف الامام کے متعلق کیا مذہب تھا؟

جواب (۱) قرآن مجید بتا رہا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کوئی حکم اپنی مرضی سے نہیں دیا کرتے تھے۔ بلکہ وہی فرماتے تھے جس کا حکم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے صادر ہوتا تھا

(۲) رسول خدا احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بحکم خدا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو ارشاد فرمایا۔ لا تقرؤا بشیءٍ من القرآن اذا جہرت الا بام القرآن۔ (ابوداؤد)

جب میں جہری نمازوں میں قرأت پکار کر پڑھوں تو تم اس وقت سوائے سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورت قرآن کی میرے پیچھے نہ پڑھا کرو۔

(۳) فانہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب

کیونکہ جو شخص سورہ فاتحہ امام کے پیچھے نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

(مشکوٰۃ باب القرأۃ فی الصلوٰۃ)

(۴) آثار صحابہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے پیارے رسول کے احکام عالیہ کی تعمیل بڑے تپاک سے کرتے تھے۔ آپ کا فرمان سن کر حاضرین میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جو فاتحہ خلف الامام کا قائل نہ ہو۔

(۵) چنانچہ امام ترمذی حدیث عبادہ کے تحت میں فرماتے ہیں۔

والعمل علی ھذا الحدیث فی القرأۃ خلف الامام عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وھو قول مالک بن انس وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق یرون القراءۃ خلف الامام۔

اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل فاتحہ خلف الامام پر تھا۔ اور امام مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم سب فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ (ترمذی صفحہ ۴۲)

(۶) حارث اور یزید ابن شریک فرماتے ہیں۔ امرنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ان نقرء خلف الامام۔ کہ ہم کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ امام کے پیچھے پڑھا کریں۔ (جزء القراءۃ للبیہقی صفحہ ۲۹ مستدرک حاکم صفحہ ۲۳۹ کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۱۹۶)

(۷) وعن علی انہ کان یامر ان یقرء خلف الامام

اور حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ بھی فاتحہ خلف الامام کا حکم کیا کرتے تھے۔ (جزء القرأۃ صفحہ ۔۔)

(۸) وعن الحسن انہ یقول اقرؤا خلف الامام فی کل صلوٰۃ بفاتحۃ الکتاب فی نفسک

اور امام حسن فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے ہر ایک نماز (خواہ سری ہو یا جہری) میں سورہ فاتحہ پڑھا کرو۔ (جزء القرأۃ للبیہقی)

(۹) امام غزالی بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل ہیں اور فرماتے ہیں جو شخص امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (دیکھو احیاء العلوم مصنفہ امام غزالی)

(۱۰) امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی سری نمازوں میں فاتحہ کے جواز کے قائل تھے اور جہری نماز میں بھی اگر سکتات میں پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں (عمدۃ الرعایہ صفحہ ۱۴۳)

(۱۱) ملاجیون حنفی مصنف نور الانوار اپنی تفسیر احمدی میں فرماتے ہیں۔

فان الطائفۃ الصوفیۃ والمشائخین الحنفیۃ تراھم یستحسنون قراءۃ الفاتحۃ للموتم کما استحسنہ محمد احتیاطا فیما روی عنہ۔ صوفیہ کرام اور مشائخ حنفیہ بھی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طرح فاتحہ خلف الامام کو مستحسن اور اچھا سمجھتے تھے احتیاطاً جس طرح ہدایہ وغیرہ میں بھی ہے۔

(۱۲) امام نووی فرماتے ہیں کہ

فاتحہ خلف الامام واجب ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور جمہور علماء صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا۔

(نووی شرح مسلم صفحہ ۱۷۰)

(۱۳) پیر عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سورہ فاتحہ ارکان نماز میں سے ہے (غنیہ صفحہ ۔۔) اور اگر کوئی رکن جان بوجھ کر چھوڑ دے یا بھول جاوے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (لہذا فاتحہ ضرور پڑھنی چاہئے) (غنیۃ الطالبین صفحہ ۔۔)

(۱۴) عبداللہ بن مبارک شاگرد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

انا اقرء خلف الامام والناس یقرؤن الا قوم من الکوفیین۔ کہ میں امام کے پیچھے پڑھتا ہوں اور تمام لوگ پڑھتے ہیں مگر کوفیوں کی قوم نہیں پڑھتی۔ (ترمذی)

(۱۵) خلاصہ تمام مضمون کا یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بامر اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کو فرمایا میرے پیچھے سورہ فاتحہ ضرور پڑھا کرو۔ ورنہ تمہاری نماز باطل ہو جائے گی۔ یہ حکم سن کر تمام جاں نثار فاتحہ خلف الامام کے قائل و فاعل تھے خصوصاً حضرت عمر فاروق وعلی مرتضیٰ وغیرہ تو حکماً پڑھوایا کرتے تھے۔ اسی طرح تابعین بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے اور ائمہ کرام میں سے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام غزالی اور امام حسن اور دیگر ائمہ بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ امید ہے کہ سائل صاحب کی اس سے تسلی ہو جا[illegible] گئی ہوگی [illegible] دوسرا سوال [illegible] (۵۵۳)

قادیانی مشن

قادیان سے کفر کا فتویٰ نکلا

اور

ارکان انجمن احمدیہ لاہور پر لگا

ناظرین اس سرخی سے متعجب ہونگے کہ یہ کیسا فتویٰ ہے جو خاص احمدیہ لاہور پر لگا ہے۔ ہم اس حیرت میں مزید اضافہ کرتے ہیں کہ یہ فتوے آج کل کے خلیفہ قادیان کا نہیں بلکہ خود بانی فرقہ مجدد، مہدی و مسیح موعود وغیرہ وغیرہ کا ہے۔ اس لئے انجمن احمدیہ لاہور کو کسی طرح سرتابی کی گنجائش نہیں۔ اگر چون چرا کریں گے تو پھر یہ بتانا ان کا فرض ہوگا کہ قائل مرزا اور منکر مرزا میں کیا فرق ہے۔

تمہید ناظرین جانتے ہونگے کہ لاہوری احمدیہ جماعت کے امیر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے بزرگ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب وغیرہ کی تصریحات اس مسئلے میں بکثرت ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام بے باپ مولود نہ تھے بلکہ ان کا باپ تھا۔ مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر وغیرہ میں یہ ذکر مفصل ملتا ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے تو اس مضمون پر ایک رسالہ بھی شائع کیا ہے۔ غرض یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس میں کسی طرح کا خفا یا فریق ثانی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ اس تمہید کے بعد بڑے مرزا صاحب کا فتوے سنئے!

ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے۔ اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ نیچری جو یہ دعوے کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا وہ غلطی پر ہیں۔ ایسے لوگوں کا خدا مردہ ہے ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بے باپ پیدا نہیں کر سکتا۔ ہم ایسے آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ (مقولہ مرزا در اخبار الحکم قادیان ۲۸-اپریل ۱۹۰۳ء)

لاہوری دوستو! تمہارے حال پر ہمیں کیا ہر سننے والے کو رحم آتا ہے۔ ایسے ہی واقعات سے یہ مثل صادق آتی ہے سہ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ اب تم قادیان کے بہشتی مقبرے میں جاکر یہ شعر پڑھو سہ

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگِ آستاں کیوں ہو

میرزائیت

(از قلم مولوی ابوسعید عبد العزیز صاحب لدہانوی)

اما بعد آج ہر ایک مذہب صداقت کا حامی ہے خاص کر مسلمان تو فرقہ بازی کو راہ نجات تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس کا خاتمہ کرنے کے واسطے مبعوث ہوئے تھے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک طرف یہودی صداقت کے حامی تھے دوسری طرف نصاریٰ، تیسری طرف کفار مکہ۔ بہرحال ہر ایک اپنے مذہب کی صداقت پر ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ کو پیش کرتا تھا اور نسبت ابراہیمی کو بنظر فخر دیکھتا تھا۔ جب جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی مبعوث ہوئے تو باریتعالیٰ نے اس عقدہ کو حل فرمایا کہ ما کان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین۔ ترجمہ۔ نہ ابراھیم علیہ السلام یہودی تھے نہ نصاریٰ کیونکہ یہودیت ونصرانیت تو اس وقت سے شروع ہوئی جب توراۃ وانجیل نازل ہوئی اور ان کا نزول حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پیچھے ہوا لیکن وہ ایک طرف تھا سب بتوں کے پوجاریوں سے خاص خدا کی پوجا کرنے والا نہ تھا وہ مشرکوں سے۔ معلوم ہوا کہ نہ یہودیوں کا قول درست نہ نصاریٰ کا کہنا صحیح نہ مشرکین مکہ کی نسبت درست بلکہ ابراہیمی تو ایک گروہ ہیں جس کی تشریح یہ آیت کرتی ہے۔

ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین امنوا معہ۔ ترجمہ۔ ابراہیم علیہ السلام کے قریب جو اس کے تابعدار اور یہ نبی صلعم اور اس کے تابعدار وگرہیچ۔ تنبیہہ۔ اس آیت میں جہاں فرقہ بازی کی تردید کی اور محمدی گروہ میں شمولیت کا حکم دیا ساتھ ساتھ نئی نبوتوں کا خاتمہ بھی کر دیا۔ اس کی تائید یہ آیت بھی ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ ترجمہ میں نے آج دین کو کامل کر دیا اور نبوت کو ختم کر دیا، اور اسلام کو پسند کیا مگر افسوس کا مقام ہے کہ آج مدعی نبوت پنجاب میں پیدا ہوکر یہ اعلان کرتا ہے

آنچہ داد ہر نبی را جام۔ داد آں جام را مرا بتمام۔

یعنی ہر نبی کو نبوت کی پیالی ملی ان تمام کو جمع کر کے یعنی بڑا جام مجھ کو دیا گیا۔ اور سنئے! سہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے (درثمین ص۱۰۰)

پھر جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کس قدر زبان درازی کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو ازالہ اوہام ص۶۹۱۔ اگر ہمارے بھائی جلدی سے جوش میں نہ آجاویں تو میرا یہی مذہب ہے جسکو میں دلیل کے ساتھ پیش کر سکتا ہوں کہ تمام نبیوں کی فراست و فہم آپ کے یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فہم و فراست کے برابر نہیں مگر پھر بھی بعض پیشگوئیوں کی نسبت خود حضور نے اقرار کیا کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

اس سے زیادہ زبان درازی کا ثبوت ملاحظہ ہو۔ کتاب مذکورہ ص۶۲۹۔ ایک بادشاہ کو چار سو نبیوں نے بموجب الہام فتح کی پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے بادشاہ کو شکست آئی بلکہ وہ اس میدان میں مرگیا اس کا سبب یہ تھا کہ وہ الہام دراصل شیطان کی طرف سے تھا نوری فرشتہ کی طرف سے نہ تھا اور ان چار سو نبیوں نے دھوکہ کھا کر ربانی سمجھ لیا۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ سبحانک ھذا بہتان عظیم۔ یہ ہے آج کل نئے نبیوں کے خیالات

کیا اب بھی مرزا قادیانی کا اعلان کرنے والو صداقت کا اعلان کرو گے۔ اگر تم اب بھی نہ سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے۔ اور سنئے! معجزات کی نسبت کیا فرماتے ہیں مثلاً عیسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کی نسبت ملاحظہ ہو کتاب مذکورہ ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹۔ مجھ کو الہام ہوا ھذا ھو الترب الذی لا یعلمون۔ ترجمہ عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا وغیرہ یہ جادوگری ہے لوگ بسبب جہالت کے معجزہ تصور کرتے ہیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل یعنی مردوں کو زندہ کرنا ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس کو مکروہ و قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا کے فضل و کرم سے ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا الخ میں امت مرزائیہ سے ؟

اسلام اور صنف نازک (عورت)

معزز ناظرین! اس وقت دنیا میں جس قدر مذاہب ہیں ان کے پیرو اپنے اپنے مذہب کے متعلق یہی دعوے کرتے نظر آتے ہیں کہ بس ہمارا ہی مذہب سچا مذہب ہے اور اسی پر عمل پیرا ہو کر دونوں فلاح و بہبودی اور آخری نجات و رستگاری حاصل ہو سکتی ہے۔ باقی تمام ادیان و مذاہب باطل اور ناقابل عمل ہیں۔ لیکن قطع نظر دوسری خصوصیات کے اگر کوئی مذہب عالم انسانی کے دو بڑے اجزا یعنی مرد اور عورت میں سے ایک یعنی اول الذکر کو بوقت صدور احکام اور تقسیم حقوق مدنظر رکھتا ہے اور دوسرے یعنی موخر الذکر کو نظر انداز کر جاتا ہے تو وہ مذہب اس خصوص میں بھی کوتاہ اندیشی اور ناانصافی کے جرم کا مرتکب ہونے کے باعث عالمگیر اور سچا مذہب کہلانے کا ہرگز ہرگز مستحق نہیں

اس معیار پر بھی صرف مذہب اسلام ہی پورا اترتا ہے۔ اور یہی ایسا مذہب ہے جس نے مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کے حقوق کا بھی کماحقہ خیال رکھا ہے۔ اور عقل سلیم اور فطرت انسانی نے جہاں تک گنجائش بہم پہنچائی ہے اس کو مساویانہ درجہ عطا فرمایا ہے۔ نباہ نہ ہونے کی صورت میں یا کسی اور مجبوری کی حالت میں جہاں مرد کو طلاق کا حق دیا ہے عورت کو بھی خلع کے اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ متوفی والدین کے ترکہ کا وارث اگر مرد کو بنایا ہے تو عورت کو بھی محروم الارث نہیں رکھا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون مما قل منه او کثر نصیبا مفروضا

(مردوں کو بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مرے ماں باپ اور ناتے والے اور عورتوں کو بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مرے ماں باپ اور ناتے والے اس تھوڑے میں اور بہت میں حصہ مقرر کیا ہوا)

اس طرح اگر مرد کو علم کا نورانی لباس زیب تن کرنے کا حکم دیا ہے تو عورت کو بھی زیور علم سے آراستہ ہونے کی بیک وقت تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے۔

طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة

غرضیکہ اسلام کی تعلیم مساوات کا ہی نتیجہ ہے کہ اگر ایک طرف نورجہاں اور ممتاز محل وغیرہ خواتین کو اسلامی تاریخ میں سیاسی راہنمائی کا افتخار حاصل ہے تو دوسری طرف بکثرت صحابیات و امہات المومنین کا مذہبیات میں پورا پورا دخل ہے۔ اسلام میں مذہبی تعلیم کے دروازے جس طرح مردوں کے لئے کھلے ہوئے ہیں بالکل مساویانہ طریق پر عورتوں کے لئے بھی وا ہیں۔ اسلام کی تاریخ میں ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی جہاں کسی عورت کو محض اس لئے مذہبی تعلیم سے روکا گیا ہو کہ وہ عورت ہے۔

برخلاف اس کے دیگر مذاہب کو لیجئے تو وہاں اور ہی منظر نظر آئے گا۔ مثلاً ہندو دھرم میں عورتوں کی تعلیم کے جواز دکھانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ مگر آج تک کوئی ایسی مثال نہیں دکھا سکتے جس میں کوئی عورت ویدوں اور دیگر علوم کی جاننے والی عالمہ ہو۔

متوفی والدین کے ترکہ میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔ اگر ایک شخص کی دس لڑکیاں ہوں اور ایک لڑکا ہو تو وہ تمام ترکہ کا مالک ہو جاتا ہے خواہ ان دس لڑکیوں کا کچھ ہی حشر کیوں نہ ہو۔ علاوہ ازیں شادی شدہ عورت پر خواہ کتنے ہی مظالم توڑے جائیں۔ گھر کی چار دیواری اس کو زنداں سے کم نہ ہو مظلومہ پر عافیت تنگ ہو گئی ہو مگر کیا مجال کہ وہ ان مصائب سے مذہبی طور پر چھٹکارا پا سکے۔ ماسوا اس کے کہ وہ خودکشی کے جرم کا ارتکاب کرکے یا تبدیل مذہب سے گلو خلاصی کرلے۔ آریہ سماج بھی جو ہندوؤں میں اصلاح کا دم بھرتے ہیں جہاں اور بے شمار غلطیاں کی ہیں یہاں بھی ٹھوکر کھائی ہے اور اس کا کوئی علاج تجویز نہیں کیا۔ مزید برآں اگر خاوند مر جائے تو اس کی بیوہ کو عقد ثانی کی اجازت ہندو دھرم نہیں دیتا۔ اور یہی اس کی عورت کے ساتھ بڑی ناانصافی ہے کیونکہ مرد کو اس کا حق دیتا ہے۔ اور عورت پر ظلم بالائے ظلم یہ کہ اس کو نیوگ میں بھی حصہ نہیں دلاتا کہ ایام بیوگی میں کچھ دن اسی پر اپنا گزارہ کرے۔ بلکہ ہندو دھرم کے پوتر نام لیواؤں کے دور عروج میں تو اس غریب کے لئے وہ علاج تجویز کیا گیا تھا کہ جس کا جہالت و تاریکی بھی تمسخر اڑاتی ہوگی۔ یعنی "رسم ستی" جس میں متوفی خاوند کی جلتی ہوئی چتا میں صنف نازک کو زندہ جلنے پر مجبور کیا جاتا تھا اور عقل و انسانیت تہذیب و تمدن سر پیٹتے رہ جاتے ہوں گے۔

انسان سوزی و ستم رانی کی یہ مثال دنیا کے پردہ پر کہیں نہیں ملے گی جو ہندو دھرم کے نام پر برادران ہنود نے ان پر روا رکھی ہوئی تھی۔ خدا کی رحمت جوش میں آئی تو اس نے مسلمانوں کو اس ملک پر مسلط کرکے اور اس کے بعد انگریزوں کو

مرزائیہ ایسے کارناموں کو پوشیدہ کرتی ہے۔ چند دن ہوئے جب کانفرنس کو دیانہ میں منعقد ہوئی تو اس وقت سکرٹری جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک اشتہار بعنوان احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے ... میں مرزا صاحب کی تعریف ... کے گئے۔ نامعلوم ان لوگوں کو موصوف کی تعلیم (۵۵۵) کا پتہ نہیں یا جان بوجھ کر اس کے قول پر پردہ پوشی کرنے کی عادت ہے۔ فقط

حاکم بنا کر اس قبیح رسم کی بیخ کنی کی۔ چنانچہ اسلام نے ہندو مستورات پر بھی بے شمار احسانات کئے ہیں اور یہ اسی کی فیض رسانی کا نتیجہ ہے کہ اس قسم کی بدرسومات آج دنیا میں موجود نہیں نیز یہ کہ ہندو بیوگان کے عقد ثانی کا قانون۔ ہندو عورتوں کے حق وراثت کا قانون (جو ڈاکٹر دیشمکھ عنقریب پاس کروانے والے ہیں) ہندو قوم میں رائج کرائے جا رہے ہیں۔

عیسائی مذہب نے بھی عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ وہ بھی عورتوں کو حق وراثت سے محروم رکھتا ہے۔ شوہر ظالم ہو، ناکارہ ہو، نااہل ہو، دائم المریض ہو، سزا یافتہ حبس دوام ہو، غرضیکہ عندالضرورت و مجبوری بیوی خاوند سے ہرگز علیحدہ نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ عیسوی قوانین نے اس کی کوئی قرین عقل سبیل نہیں بتائی۔ بلکہ برعکس اس کے انجیل کا صاف حکم ہے کہ

"یہ بھی کہا گیا تھا کہ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ دے اسے طلاق نامہ لکھ دے۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے وہ اس سے زنا کراتا ہے۔ اور جو کوئی اس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔" (متی ۵ ۳۱-۳۲)

"اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔ اور جو کوئی چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ بھی زنا کرتا ہے۔" (متی ۱۹ باب ۹-۱۰)

پس مندرجہ بالا احکام کی موجودگی میں ایک ستم رسیدہ اور مظلوم عورت اپنے خاوند سے چھٹکارا حاصل نہیں کرسکتی تاوقتیکہ مظلومہ ارتکاب زنا پر مجبور نہ ہو اور پھر اس فعل بد کو ثابت اور طشت از بام نہ کرے اور یہی سبب ہے کہ مغربی خواتین حد سے زائد آزادی حاصل کرنے پر مجبور ہوئیں تاکہ اس حبس دوام کے باوجود وہ اپنی زندگی کو آزادانہ و بیباکانہ طور سے گزار سکیں۔ لیکن جب یہ آزادی بھی ان کے لئے کافی علاج ثابت نہ ہوئی تو بالآخر اہل مغرب اسلام کی پیروی کرنے یعنی طلاق کے قانون بنانے اور اس کے لئے علیحدہ عدالتیں بنانے پر مجبور ہوئے۔

عورت کی عزت و احترام کے بارے میں بھی مسیحیت خاموش ہے۔ بلکہ برخلاف اس کے مسیح (بقول انجیل) اپنی ماں تک کو "اے عورت" (یوحنا باب ۱۹ ۲۶) کہہ کر پائے استحقار سے ٹھکراتے ہیں اور کبھی موصوف نے ازروئے انجیل اپنی والدہ کی بات تک نہیں پوچھی۔ اس کی بیوی تو تھی ہی نہیں ورنہ نہ معلوم اس غریب کے ساتھ کیا سلوک ہوتا۔ اور کن الفاظ میں مخاطب فرماتے۔ اسی تعلیم کا یہ نتیجہ ہے کہ مسیحی علماء و مشاہیر عورت کے بارے میں مندرجہ ذیل آراء کا اظہار فرماتے ہیں:-

(۱) عورتیں پیدا ہی کیوں کی گئیں۔
(سینٹ اگسٹائن)

(۲) عورت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔
(سینٹ جیروم)

(۳) باب الشیطان۔ (ٹرٹولین)

(۴) اژدہا یا دیو خوفناک اور افعی مصری مکار ہیں مگر عورت دونوں کی خاصیتیں رکھتی ہے۔
(تعلیم چرچ)

(۵) عورت اور دوسرے پست لوگوں کو بائیبل پڑھنے کی ممانعت تھی۔

(۶) جرمنی کا مشہور مصلح مسیحیت بھی عورتوں کی تربیت کے خلاف تھا۔

(عبارت کشیدہ زیر عجمہ ہنری ہفتم)

قارئین کرام غور فرمائیں کہ کیا ایسے مذاہب جو صنف نازک کے ساتھ اس قدر ناانصافی اور صنف کرخت کے ساتھ اتنی رعایت برتیں خدائی مذہب کہلانے کے مستحق ہیں؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں بلکہ صاف ظاہر ہے کہ جس صنف سے رعایت برتی گئی ہے اسی کے علماء یعنی پنڈت و پادری صاحبان ہی ان مذاہب کے مصنفین ہیں ورنہ خدا یا اس کا فرستادہ مذہب ناانصافی روا نہیں رکھ سکتا۔ پس جس مذہب نے دونوں صنفوں کو ایک نگاہ سے دیکھا ہو وہی خدائی مذہب ہوسکتا ہے۔ اور وہ صرف اسلام ہے۔

زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے میری زباں کے لئے

(احقر العباد کمال الدین قریشی بریلی چھاؤنی)

انعامی مضمون

اور

اس کے لئے مبلغ دس روپیہ پیش کرنے کا وعدہ

موجودہ زمانہ میں مسلمان جس قدر اسلام سے دور ہوگئے ہیں اس کا کافی احساس مسلمانوں کو ہے لیکن آزادی، مغربیت کا شوخ رنگ، رسومات و عادات خلاف شرع کا عام طور سے جاری ہو جانا، لیڈروں کی خود پسندی، علمائے کرام کی خاموشی و لاپرواہی نے مسلمانوں کو مدہوش کر دیا ہے۔

ایک مسئلہ داڑھی بڑھانا، مونچھوں کو پست کرانا یا داڑھی منڈانا کترانا۔ اس کے متعلق پیغمبر علیہ السلام کا حکم اور مشرکین کی مشابہت سے پرہیز صحیح احادیث رسول اللہ سے معلوم ہوتا ہے جس کی تاویل معقولیت دلائل سے کوئی نہیں کرسکتا۔ لیکن خدا کی شان نظر آتی ہے کہ داڑھی منڈانے یا خلاف شرع کترانے کے موذی مرض میں عام ناواقف مسلمان تو درکنار بلکہ کتاب اللہ سنت رسول اللہ پر نہایت شد ومد سے دعوے کرنے والے اپنے مقابلہ میں دیگر مذہب والوں پر ذرا ذرا سی بات پر لڑ بھڑ جانے والے حضرات بھی کثرت سے داڑھی منڈانے اور کترانے کے مرض میں گرفتار ہیں۔ خصوصاً ہمارے اہلحدیث بھائی اور ان کی انجمنیں، کانفرنسیں جو ذرا ذرا سی سنت جاری کرنے کے لئے تبلیغی اداروں میں

ہزارہا روپیہ خرچ کرواتے ہیں۔ لیکن داڑھی منڈانے یا ایسی باریک کترانے میں جو کسی ضعیف سے ضعیف حدیث سے بھی ثابت نہ ہو بخوشی اور نہایت دلیری سے شریک و عامل ہیں اور لطف یہ ہے کہ اگر ان سے دلیل پوچھی جاوے تو سوائے واہی تباہی باتوں کے ان کے پاس کوئی معقول دلیل و جواب نہیں ہے بلکہ یہاں تک کہ بعض افراد اہلحدیث میں سے ایسے بھی ہیں کہ وہ ذرا ذرا سے عمل سنت کے لئے دوسروں کو روکتے ٹوکتے رہتے ہیں۔ لیکن داڑھی کے بارے میں ان کا یہ خیال ہے کہ لمبی داڑھی والے اکثر بے ایمان بددیانت ہوتے ہیں (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ ان کو عقل سلیم عطا فرماوے اور ان کو سنت فعل و حکم رسول کے خلاف بدگوئی کرنے سے محفوظ رکھے۔

میرے خیال میں ایسی سنت جس پر عمل کرنے والے کو مسلمان اپنی بدقسمتی و جہالت سے ایسا ذلیل سمجھ چکے ہوں اس کے لئے تبلیغ کرنا اور ایسی مردہ بلکہ بدنام سنت کو زندہ کرنا حقیقت میں اجر عظیم کا درجہ رکھتا ہے۔

لہٰذا میں ان علمائے کرام سے خصوصاً اور دیگر حضرات جو اس مسئلہ کی بابت کچھ مواد رکھتے ہوں ان سے عموماً درخواست کرتا ہوں کہ داڑھی رکھنے بڑھانے اور مونچھوں کو کٹوانے پست کرانے کے متعلق فضیلت و ثواب اور فوائد اور منڈانے یا کترانے کے متعلق سنت حکم رسول کے خلاف وعید بحوالہ احادیث و کتب قول و فعل رسول اللہ خلفاء راشدین، محدثین، سلف صالحین سے مدلل و مکمل مضمون اس عاجز کو بھیج کر مشکور فرماویں۔ تاکہ برائے آگاہی عام مسلمانان چھپوا کر شائع کیا جاوے اور اس کا اجر و ثواب صاحب مضمون کو خدا کے ہاں سے ملے گا۔

دیگر اس مسئلہ میں جس قدر مضامین وصول ہونگے ان میں جو زیادہ معقول و مدلل و مکمل اور عوام الناس کے لئے مفید ثابت ہوگا اس صاحب کی خدمت میں مبلغ دس روپیہ بطور نذرانہ پیش کئے جاویں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے علماء کرام کو اس مسئلہ میں پوری تحقیق و توجہ کے ساتھ قلم اٹھانے کی توفیق عطا فرماوے۔ تاکہ خدا کے ہاں سے اجر و ثواب دارین پاویں۔

خاکسار عبدالوہاب تاجر عینک و چشمہ۔
نمبر ۱۱ بو بازار اسٹریٹ کلکتہ

ے اخبار اہلحدیث میں چھپ کر مفید عام ہوں اس کے بعد آپ یکجا کرکے رسالہ چھاپ دیں۔ (مدیر)

حضرت علیؓ کی اسد اللہی

(از ملک عبدالغنی صاحب نوشہروی)

جن لوگوں کو فرقان حمید پر ایمان کی نعمت اور احادیث رسول پر ایقان کی برکت حاصل ہے۔ (اور الحمد للہ کہ راقم الحروف بھی اس دوگونہ خلعت مہدی و رحمت ایزدی سے مفتخر ہے) ان کو اس پر پورا یقین ہے کہ "محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم" تھے۔ یعنی جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اُن کے تمام ہمراہی کفار پر ایک سرے سے بھاری ہیں مگر آپس میں ایک دوسرے کے لئے سراپا رحم۔ اس آیت کے مصداق حضرت عباس بن عبدالمطلب بھی ہیں حمزہ بھی، ابو عبیدہ جراح، وسعد بن عبادہ بھی، عمار یاسر و مقداد بھی۔ ابوبکر و عمر بھی، علی و عثمان اور سعید و سعد بن ابی وقاص) بھی (وھم جراً من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم رضوان اللہ علیھم اجمعین) ولیکن جو بات قرآن کریم یا احادیث نبوی میں نہ ہو اس کو ماننا کسی صورت گوارا نہیں ہوسکتا۔ ازاں جملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی "اسد اللہی" ہے۔ جس کے لئے کوئی حدیث کتب معتبرہ میں نہیں پائی جاتی۔ اور ایسی حدیث کا پایا جانا ممکن بھی کیسے تھا۔ جبکہ ممدوح (علیؓ) میں اس قسم کی صفت تھی ہی نہیں۔ ظاہر ہے کہ جناب علی اول المومنین (مگر بحسب سن عمر کہ فی الحقیقت) تھے اور یہ بھی پوشیدہ نہیں کہ رسالت مآب کی مکی زندگی از سرتا پا مغلوبانہ زندگی تھی۔ قریش (مکہ) نے آنحضرت کے لئے کونسی تکلیف اٹھا رکھی تا آنکہ آپ کو اپنے مولد اور اپنے باپ جناب ابراہیم علیہ السلام کے ہجر یعنی اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ فیہ آیات بینات و مقام ابراہیمؑ کو راتوں رات چھوڑنا پڑا۔ اگر حضرت علی ان بیان کردہ اوصاف کے مطابق "اسد اللہ" تھے۔ تو شیروں کی حمیت کب گوارا کرتی ہے کہ ان کا مقتدا جس کا مرتبہ شیر سے بھی بزرگ ہو یوں راتوں کو جان بچا کر نکلنے پر مجبور ہو۔ رسالتمآب کی مکی زندگی کا وہ واقعہ بھی یاد کر لیجئے گا کہ بیت اللہ میں ادائے نماز کی حالت میں جب ایک شقی نے آنحضرت کی پشت مبارک پر اونٹ کی اوجھ (پنجابی اوجھری) رکھ دی جس کے ہٹانے کو فاطمہ رضی اللہ عنہا تو حاضر ہوئیں۔ مگر "اسد اللہ" گھر سے نہ نکلے۔ یہ کام بہادر مرد کا بلکہ اسد اللہ کا تھا۔ حضرت رسالتمآب روحی فداہ طائف تشریف لے گئے جہاں سے خون میں شرابور ہو کر لوٹے۔ اسد اللہ الغالب کو بھی معلوم تو ہوا ہی ہوگا۔ پھر آپ کی اسد اللہی کس مصلحت کی نذر ہو گئی۔ جو طائف والوں کی بستی کو تہ و بالا نہ کر دیا۔ یہاں خیبر کا لطیفہ قابل ذکر ہے کہ حدیث میں صرف لفظ "یفتح اللہ بیدہ الفتح" ہے مگر یار لوگوں نے اس پر وہ وہ حاشیے چڑھائے کہ طلسم ہوش ربا اور داستان امیر حمزہ" کی خیالی کہانیاں بھی اُس کے سامنے گرد ہیں۔ یعنی ؎

تو ہی بتلا کہ اکھاڑا در خیبر کس نے

ahmadmuslim.de

بھلا جب والیٔ خیبر (مرحب یہودی) بھی مارا گیا تو پھر قلعہ خیبر کا صدر دروازہ اکھاڑنے کی ضرورت کیا رہ گئی۔

اسی طرح مقام خیبر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یحبہ اللہ ورسولہ و یحب اللہ ورسولہ فرمایا۔ تو اس کے مطابق کامل الایمان بلکہ "صاحب الایمان" بھی جناب علی ہی کو بتایا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کے بغیر موقعہ پر رسول کریم نے اکثروں کے لئے یہ لفظ فرمائے۔ اُن میں سے ایک حضرت عبد اللہ الحمار رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ جن کو اپنے دورِ جاہلیت کی عادت مے نوشی اسلام لانے کے بعد بھی نہ چھٹ سکی۔ بالآخر جب تیسری مرتبہ انہیں اسی حالت میں دربار رسالت میں لایا گیا تو ایک دل جلے مسلمان نے آپ کو ملعون کہہ دیا۔ رسالت مآب اس پر خفا ہوگئے اور فرمایا کہ

"ایسا نہ کہو یہ تو (عبد اللہ الحمار) اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے"!

(بخاری بحوالہ جمع الفوائد جلد ۱ ص ۲۹۲) (۵۵۴)

مدینہ کے واقعات ہیں۔ یہود مدینہ نے رسالتمآب سے کونسی بات اٹھا رکھی۔ مگر حضرت اسد اللہ کب تیغ بکف ہوکر نصرۃ النبی کے لئے نکلے۔ یہ واقعہ قرطاس ہے۔ جس پر شیعی "اعتبارات" کے مطابق حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) کمرود لفظ برملا استعمال کیا۔ مگر یہاں بھی آپ کی اسد اللہی بے نقاب نہ ہوئی۔ رسالت کی حمایت سے بڑھ کر اور کونسے مواقع تھے۔ جہاں اس شجاعت کا اظہار ہونا تھا۔ بلکہ اس موقع پر تو حضرت علی نے بجائے بسالت کے نمایاں کمزوری کا ثبوت دیا کہ بقولہم:

"یہ خوغا جو قرطاس پر ہوا۔ رفع ہونے کے بعد جب رسول اللہ نے لوگوں کو رخصت کر دیا تو اس کے بعد عباس فضل بن عباس علی ابن ابی طالب اور اہل بیت خاص حضرت رسول کے پاس رہ گئے۔ اس وقت عباس نے کہا۔ یا رسول اگر خلافت کا امر بنی ہاشم میں آنا ضروری ہے تو ہمیں بشارت دی جائے تاکہ ہم خوشی کریں اور اگر آپ کا یہ خیال ہو کہ وہ لوگ ہم پر ستم کریں گے اور خلافت کو ہم سے چھین لیں گے تو پھر آپ ان لوگوں سے ہماری سفارش کرتے جائیے۔ حضرت (رسول اللہ) نے اس پر فرمایا کہ "نہیں وہ تم کو میرے بعد کمزور کر دیں گے اور تم پر غالب آجائیں گے"! اس پر تمام اہل بیت ایک طرف سے رونے لگے"

(حیات القلوب جلد ۲ ص ۹۴۳)

آہ! ؎ کیا کیا عوض مدعا کر کے
بات بھی کھوئی التجا کر کے

اس اسد اللہی کو دیکھئے۔ اور اس الحاح کو ملاحظہ فرمایئے کہ "آپ ان لوگوں سے ہماری سفارش کرتے جائیے"۔ اور اس پر "تمام اہل بیت ایک طرف سے رونے لگے"۔ ان رونے والوں میں شیر خدا بھی ہیں۔ یا للعجب! رسول اللہ کی رحلت کے بعد واقعہ فدک درپیش آیا۔ جس کے لئے حضرت علی نے جناب فاطمہ کو آگے کیا۔ مگر خود نہ بڑھے۔ بجز ایک گواہ کی صورت میں جگر گوشہ رسول کا حق ارث غصب ہو رہا ہے۔ مگر اسد اللہی محو خواب ہے۔ "اصلاح کھجوہ" (جو شیعوں کا رسالہ ہے) میں ایک صاحب نے رسالہ فدک لکھا تھا۔ جس پر جناب فاطمہ کے شعر ؎ صبت علی مصائب لو انھا

صبت علی الایام صرن لیالیا

کو غصب فدک کا مرثیہ قرار دیا حالانکہ قرینہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سیدہ رضی اللہ عنہا نے اس میں اپنے شوہر کی اُن پسپائیوں پہ یہ شعر کہا ہو جو ایسے نازک مواقع پر ہمیشہ نمایاں ہوتی رہیں۔ الغرض جب حضرت عمر کا جناب فاطمہ کے گھر کو آگ لگا دینا ہے (بقولہم) اس پر بھی اسد اللہ الغالب کو طیش نہ آیا۔ حتیٰ کہ فاروق کا بنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم (ایضاً بقول شیعی) کو زدوکوب کرنا اور اس حد تک کہ خاکم بدہن سیدہ کا حمل بصورت محسن ساقط ہو جانا وغیرہ۔ جب اس دردناک حالت میں بھی جناب اسد اللہ الغالب کے بازوئے خیبر شکن میں حرکت نہیں آتی تو سیدہ خاتون اپنے شوہر تک کو اپنا ہمدرد نہ پاکر یہ شعر پڑھتی ہیں کہ :-

آج مجھ پر جو مصیبتیں وارد ہوئیں۔ وہ اگر دنوں پر پڑتیں تو غم کے مارے دن بھی سیاہ راتوں سے بدل جاتے ؛

الغرض حضرت علی ابن ابی طالب حیدر کرار غیر فرار اسد اللہ الغالب (بلکہ) غالب علی کل غالب۔ مشکل کشا، صاحب ذوالفقار (وغیرہ وغیرہ لا یحصیٰ ثناءك الا كما اثنت شيعتك التي خذ لتك كما قلت) نے ان متذکرۃ الصدر واقعات کے وقوع پر کبھی اپنی اسد اللہی کا مظاہرہ نہ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ خطاب اُن کے لئے اتنا ہی نہ تھا اگرچہ وہ بہادر ضرور تھے۔ غیور اعلیٰ درجہ کے تھے کہ واقعی اگر ان کے سامنے بنت رسول کا گھر جو ان کا مسکن بھی تھا جلایا جاتا تو وہ طیش میں آکر حضرت عمر سے الجھ پڑتے۔ اگر فاروق اعظم سیدہ خاتون کی طرف ذرا میلی نظر سے دیکھتے تو ضرور وہ اُن سے انتقام لیتے۔ ولیکن یہ کچھ نہ تھا بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حضرت ابوبکر و عمر سب سے محبت تھی اور اتنی کہ امیر المومنین نے اپنی لخت جگر جناب ام کلثوم کا نکاح فاروق اعظم سے کر دیا اور ہمارے اس دعوے کی تائید علامہ سید علی بلگرامی جو شیعی ہونے کے ساتھ اعلیٰ پایہ کے عالم بھی تھے اس طرح فرماتے ہیں :- (باقی آئندہ)

ؐ اسی لئے تو بیوی نے خاوند (اسد اللہ) کو بقول شیعہ بطور طعنہ کے کہا تو جنین کی طرح رحم مادر میں اور عورتوں کی طرح حجرے میں چھپ رہا ہے۔ (احتجاج ص ۵۹) اہلحدیث

رسالہ مجددیہ۔ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی نے فارسی زبان میں فرقہ شیعہ کی تردید میں تصنیف کیا تھا۔ اب اس کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۸/ ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

برہان التفاسیر

(۵۰)

گذشتہ پرچہ "اہلحدیث" میں رکوع نمبر ۱۶ کی عبارت مع ترجمہ ختم ہو گئی ہے۔

اس رکوع میں پادری صاحب نے ایک چبھتا ہوا اعتراض کیا ہے کہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (بصیغہ امر اسلم) اسلام لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ حکم اس وقت ہونا چاہئے جس وقت ابراہیم مسلمان نہ ہو۔ کیا ایسا وقت بھی ہے جس میں وہ مسلمان نہ ہوں (ص ۵۱۸۔ سلطان التفاسیر)

جواب یہ ہے کہ صیغہ امر دو طرح سے استعمال ہوتا ہے۔ (۱) انشاء فعل کے لئے۔ (۲) استمرار کے لئے۔ مثلاً کسی بیٹھے کو کہا جائے کھڑا ہو جا۔ یہ حکم انشاء فعل کے لئے ہے۔ (۲) کسی کھڑے کو کہا جائے کھڑا رہ یہ حکم استمرار کے لئے ہے۔

اردو اور فارسی میں ان دونوں موقعوں کے لئے الگ الگ صیغے ہیں۔ اردو کی مثال تو ابھی گذری ہے۔ فارسی میں صیغہ امر پر لفظ (مے یا بے) بڑھا دیا جاتا ہے۔ قائم باش۔ قائم مے باش۔ مگر عربی زبان میں صیغہ امر دونوں موقعوں کے لئے ایک ہی آتا ہے۔ جو قرینہ سے اپنے معنے بتا دیتا ہے۔ قرآن مجید سے شہادت لینا چاہو تو سنو!

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (پ ۵۔ ع ۱۱)

(اے لوگو! جو ایمان لا چکے ہو ایمان پر پختہ رہو)۔ اس تشریح کے بعد ہم کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کو جس وقت یہ حکم اَسْلِمْ ہوا تھا یقیناً آپ مسلم تھے۔ چنانچہ ان کا جواب بصیغہ ماضی اَسْلَمْتُ ہی بتا رہا ہے۔ پس آیت کے معنی یہ ہیں کہ اے ابراہیم فرمانبرداری پر پختہ رہنا۔ حضرت ممدوح جواب میں عرض کرتے ہیں۔

حضور بندۂ پرور وہ درگاہ تو عرصہ سے فرمان بردار ہو چکا ہے آئندہ بھی ایسا ہی رہے گا۔

اس تشریح کے ساتھ پادری صاحب کا اعتراض یا سوال ہباءً منثوراً ہو گیا۔

دوسری بات آپ نے یہ کہی ہے کہ

حنیف درحقیقت مسیحیوں کا ایک اصطلاحی لفظ ہے جس کا اطلاق وہ راہبوں، زاہدوں اور پادریوں پر کرتے تھے۔ چنانچہ ہذیل (شاعر) کہتا ہے ؎

نصاریٰ یساقون لاقوا حنیفا

یعنی جس طرح عیسائی راہب کی ملاقات کے لئے جاتے (ص ۵۱۹)

پادری صاحب نے اس امر پر غور نہیں کیا کہ کوئی لفظ اپنے اصلی معنی میں مستعمل ہو کر کسی خاص اصطلاح میں استعمال ہونے سے اسی سے مخصوص نہیں ہو جاتا۔ اس کے متعلق کم سے کم کافیہ کی عبارت

فلا تضره الغلبة

کی شرح میں شارح کا کلام تو آپ کو یاد ہوگا کہ اسود اور ارقم جن معنے عام کے لئے موضوع ہیں مروجہ معنے ان سے خاص ہیں بعینہ وہی نہیں۔ ٹھیک اسی طرح حنیف کے معنے ہیں مائل الی اللہ یہ معنے اس کے نصاریٰ کی ابتداء سے پہلے کے ہیں اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جو نصاریٰ سے پہلے تھے بولا گیا۔

ناظرین کرام! اسی کی مثال ہے (مسلم) جو آج کل محمدی دین کے ماننے والوں پر بولا جاتا ہے۔ مگر اس کے اصلی معنے میں محمدیت داخل نہیں اسی لئے حضرت ابراہیم بلکہ ان سے پہلے کے صلحاء پر بھی بولا گیا ہے۔ پس آپ نے یہ کہہ کر کہ حنیف نصاریٰ کے راہب کو کہا جاتا تھا کیا فائدہ سوچا؟ یہ غور نہ کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بلکہ ان کے بعد قوم یہود پر کیوں یہ لفظ بولا گیا؟ غور سے پڑھئے۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ ۙ لِلّٰهِ (البینہ)

یعنی اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کو یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی عبادت اخلاص سے حنیف ہو کر کریں۔

اس آیت میں ساری یہودی قوم کو حنفاء بن کر عبادت کرنے کا ذکر ہے۔ ان حوالجات کے ہوتے ہوئے کون اہل علم کہہ سکتا ہے کہ پادری صاحب نے حنیف کی بابت جو لکھا ہے کچھ کارآمد اور مفید ہے پادری صاحب خود ہی غور کریں ؎

ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

اطلاع پادری سلطان محمد خان صاحب نے دو مہینوں سے تفسیر کی اشاعت بند کر رکھی ہے۔ کیونکہ رسالہ کی اشاعت کم ہے خرچ پورا نہیں ہوتا۔ آپ نے اعلان کیا تھا کہ مارچ اور اپریل دو ماہ یو۔پی وغیرہ کا سفر کر کے اشاعت بڑھائیں گے۔ اس لئے ہمارا ابھی اعلان ہے کہ پادری صاحب نے اگر تفسیر کی اشاعت کی تو ہم بھی خدمت کو حاضر ہو جائینگے

والسلام خیر ختام۔

چکڑالوی المقران کی بابت ناظرین کو علم ہوگا کہ ان کو محدثین اور اہل حدیث گروہ سے ایک خاص قسم کی (گویا عاشقانہ) نسبت ہے۔ جسطرح مجبور عاشق بات بات میں موقع بے موقع معشوق کا گلہ کرتا رہتا ہے خواہ کوئی اسے سنے یا مجنون سمجھ کر نہ سنے مگر بقول ؎

کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم

وہ اپنی کہے جاتا ہے۔ اور دانا اسے معذور سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کا کلام اس جگہ صرف سننے کے قابل ہے۔ خفا ہونے کے نہیں کیونکہ وہ عداوت حدیث میں جنون کے درجے کو پہنچے ہوئے ہیں۔ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو موحد ان معنے سے لکھا ہے کہ وہ صرف کتاب اللہ المنزل کو مانتے تھے اور ان

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۳)

گذشتہ ہفتے سے نماز جنازہ غائب کا ذکر ہو رہا ہے۔ آج اس سے آگے ملاکر پڑھیں۔ (مدیر)

خود مولوی صاحب بریلوی حیات الموات علامہ میں بلا تعرض لکھتے ہیں کہ:۔

ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہوگیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی۔ حضور ان کی قبر پر گذرے دریافت فرمایا یہ قبر کیسی ہے تو لوگوں نے عرض کی ام محجن کی فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ عرض کی ہاں۔ حضور نے صف باندھ کر نماز جنازہ پڑھائی۔

الحمد للہ کہ اس روایت سے علاوہ ثبوت نماز غائب و تکرار جنازہ کے علم غیب کا نہ ہونا بھی پورے طور پر روشن ہوگیا۔ ؎

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

اب ناظرین زمین کے خزانوں کی کنجیوں کی حقیقت ملاحظہ فرماویں جن کی نسبت مولوی نعیم الدین کا یہ قول کہ حضور دنیا اور آخرت کے خزانوں کے مالک و مختار ہیں۔ یہ محض بد مذہبی کا ظہور اور مشرکانہ اعتقاد کا فتور اور فہم باطل کا قصور ہے۔ جس طرح مولانا شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں اس کی تفصیل فرمائینگے۔ جو پہلے درج ہو چکا ہے۔ حالانکہ شارحین احادیث چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:۔

وفی ھذا الحدیث معجزات لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان معناہ الاخبار بان امتہ تملک خزائن الارض وقد وقع ذلک۔

یعنی اور اس حدیث میں کئی معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں پس اس میں خبر دی گئی ہے کہ آپ کی امت کو یہ خزانے زمین کے ملیں گے اور یہ واقع ہو چکا۔"

اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی نعیم الدین اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۴ صفحہ ۶۰۲ میں فرماتے ہیں:۔

"اشارت ست بمالک شدن امت خزائن ملوک ماضیہ وجز آں را"

یعنی اس میں اشارہ ہے آپ کی امت کے مالک ہو جانے کا گذشتہ بادشاہوں کے خزانوں کی دولت کا"

پس اسی وجہ سے امت کو ڈرایا گیا کہ کہیں دولت دنیا میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اور مزید تشریح اس حدیث کی حدیث منقول کردہ مولوی نعیم الدین سے (جس کے آخری الفاظ خلاف دیانت چھوڑ دیئے گئے) واضح ہے قال ابوھریرۃ وقد ذھب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانتم تنتثرونھا۔ (صحیح بخاری پارہ ۱۲ کتاب الجہاد صفحہ ۱۰۰)

یعنی فرمایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو (دنیا سے) تشریف لے گئے اور اب تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو"

چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔ "المراد منھا ما یفتح لامتہ من بعدہ من الفتوح وقیل المعادن"

یعنی مراد ان خزانوں سے یہ ہے جو امت کے لئے بعد آپ کی فتوحات واقع ہوئیں اور کانیں نکلیں"

نیز فتح الباری پارہ ۲۹ صفحہ ۶۴۲ میں فرماتے ہیں۔

"قال نووی یعنی ما فتح علی المسلمین من الدنیا وھو یشتمل الغنائم والکنوز"

یعنی کہا نووی نے جو فتوحات مسلمانوں پر دنیا میں واقع ہوئے وہ شامل ہیں غنیمتوں اور خزانوں کو۔

چونکہ اس حدیث میں واقعہ صادقہ خواب ہے اور ہر خواب کی تعبیر ضروری ہے اس لئے خصوصاً کلام صحابی میں یہ تعبیر واقع ہوئی۔ چنانچہ شاہ عبد الحق صاحب اشعۃ اللمعات ج ۴ صفحہ ۴۶۹ میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

"پس نہادہ شد آں کلیدہا پیش من مراد فتوحات ست کہ گشاد باری تعالیٰ بر امت وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از بلاد شرق و غرب و استخراج کنوز و دفائن بامراد کانہائے زمین کہ در وے سیم و زر است انتہی" یعنی پس رکھی گئیں وہ کنجیاں آگے میرے مراد فتوحات ہیں کہ باری تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لئے شرق و غرب کے شہروں کے خزانے اور دفینے یا کانیں جس میں چاندی اور سونا وغیرہ ہیں نکالدیں"

نیز شاہ صاحب موصوف مدارج النبوت ج ۱ صفحہ ۱۳۹ میں فرماتے ہیں:۔

"دادہ شدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مفاتیح خزائن و سپردہ شد بوے وظاہرش آنست کہ خزائن ملوک فارس و روم ہمہ بدست صحابہ افتاد"

یعنی دیگئیں اور سپرد کی گئیں خزانوں کی کنجیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ظاہر یہ ہے کہ خزانے ملوک فارس اور روم کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاتھ میں آگئے"

علی ہذا حدیث صحیح بخاری پارہ ۲۸ صفحہ ۵۰۶ و صحیح مسلم ج ۲ صفحہ ۲۴۴ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم اذا اوتیت خزائن الارض فوضع فی یدی سواران من ذھب فکبرا علی واھمانی فاوحی الی ان انفخھما فنفختھما فاولتھما کذابین الذین انا بینھما صاحب صنعاء و صاحب الیمامۃ انتہی۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۹۵)

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے خواب میں دیکھا کہ زمین کے خزانے مجھے دیئے گئے اور دو کنگن سونے کے میرے ہاتھوں میں رکھے گئے وہ مجھے گراں معلوم ہوئے اور ان کے ہونے کی وجہ سے مجھے رنج ہوا پھر وحی کی گئی میری طرف کہ میں ان کو پھونک ماروں پس میں نے پھونک ماری (وہ اڑ گئے) میں نے ان کی یہ تعبیر لی کہ یہ دونوں جھوٹے ہیں جن کے

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ع ۱۳۶ } ایک سرکاری ڈاکٹر غریب مریض کو تشخیص کرنے جاتا ہے۔ اور فیس ۶ روپیہ ہر دفعہ ڈاکٹر صاحب قانوناً لیتا ہے۔ چونکہ مریض غریب ہے اس واسطے زکوٰۃ کے ارادہ سے معاف کر دیتا ہے۔ اور معاف کرنا مریض پر ظاہر نہیں کرتا۔ فقط نیت زکوٰۃ ہے۔ دل میں ہی خفیہ طور پر فیس معاف ہے اور خفیہ ہی نیت زکوٰۃ ہے۔ آیا یہ طریقہ جائز ہے اور اس طریقہ سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟ (مولوی عبدالسلام و حافظ عبدالحی خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۴۴۴)

ج ع ۱۳۶ } صورت مرقومہ میں بحکم انما الاعمال بالنیات ممکن ہے کہ زکوٰۃ ادا ہو جائے لیکن احسن طریق یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کسی خاص طریق سے غریب مذکور تک فیس کی رقم پہنچا دیں۔ مریض اس پر قبضہ کر کے ڈاکٹر صاحب کو فیس میں دیدے۔ (داروداخل غریب فنڈ)

س ع ۱۳۷ } انجمن تبلیغ اسلام کے سالانہ جلسہ پر جس میں علماء دین و سیاسی لیڈر برائے تبلیغ اسلام دور نزدیک سے بلائے جاتے ہیں۔ ان کے اخراجات کرایہ ریل و خوراک یا ان کی خدمات کے واسطے زکوٰۃ کا روپیہ صرف کرنا جائز ہے یا ناجائز۔ اگر جواب نفی ہو تو جلسہ کے اخراجات کس طرح پورے کئے جاویں۔ جبکہ عام مسلمانوں کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔ جواب حتی الوسع اخبار اہلحدیث میں بحکم شرع شریف شائع کر دیویں (خریدار اہلحدیث از سابوہ الضلع سیالکوٹ)

ج ع ۱۳۷ } مصارف زکوٰۃ میں ایک مصرف فی سبیل اللہ بھی ہے جس کے معنے ہیں ہر نیک کام جہاں ہو یا تبلیغ۔ اس نیت سے ممکن ہے زکوٰۃ اس مد میں خرچ کرنا جائز ہو۔ واللہ اعلم۔ (مع داخل غریب فنڈ)

س ع ۱۳۸ } رکوع کے بعد قیام میں ربنا لک الحمد کے بعد کما تحب وترضیٰ پڑھنا مرفوع حدیث سے ثابت ہے یا نہیں اگر نہیں تو پڑھنا چاہئے یا نہیں۔ (محمد اسحاق عفی اللہ عنہ خریدار اخبار اہلحدیث)

ج ع ۱۳۸ } حدیث شریف میں آیا ہے کہ اسطرح ایک شخص نے بعد رکوع کے چند کلمات کہے تھے جن پر آنحضرت نے خوشنودی کا اظہار فرمایا تھا

س ع ۱۳۹ } نمازیں ادا کرتے وقت وسواس آتے ہیں اور خیالات کہیں کے کہیں چلے جاتے ہیں۔ لہٰذا دل کو بوقت ادائیگی نماز رجوع کرنے کے لئے کوئی ذکر یا وظیفہ وغیرہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ہو تو درج فرما کر مشکور فرمائیں ممنون ہونگا۔ (سائل مذکور)

ج ع ۱۳۹ } لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کو معنے کا لحاظ رکھ کر بکثرت پڑھا کریں۔ نیز جو الفاظ نماز میں پڑھے جاتے ہیں ان کا ترجمہ سمجھ کر پڑھا کریں۔ انشاء اللہ مفید ہوگا۔

نوٹ:۔ فتاویٰ صرف اسی قدر تھے۔

اعلان ضروری
متعلق استفتاء

از دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر پنجاب

بارہا اطلاع پر اطلاع دینے پر بھی سائلین کے خیال نہ کرنے سے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۲ شوال ۸۔ جون ۱۹۳۲ء میں اعلان کیا گیا تھا کہ جو صاحب قواعد کی پابندی نہیں کریں گے۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ (یعنی ۱۶ جون ۱۹۳۲ء) سے ان کو جواب نہیں دیا جائے گا۔ بلکہ ان کا استفتا مع اطلاع بنا واپس کیا جائے گا۔

قواعد یہ ہیں (۱) محصول کے لئے واپسی لفافہ آنا چاہئے۔ بیرنگ جواب نہ دیا جائے گا۔

(۲) واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ اردو یا انگریزی یا دیسی حرفوں میں لکھا کریں۔ (اخبار اہلحدیث میں جواب لینے کے لئے اس کی ضرورت نہیں)

(۳) علاوہ محصول ڈاک کے فی سوال مطبوعہ ہو یا قلمی ہر حال میں ۲ پائی غریب فنڈ کے لئے آنا چاہئے۔

(۴) فرائض (تقسیم وراثت) میں فی بطن ۸ (آٹھ آنے) غریب فنڈ میں آنے چاہئیں۔

نوٹ:۔ نمبر دوم پر عمل کرنا بہت ضروری ہے۔ یعنی واپسی میں لفافہ پر اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ واپسی لفافہ پر پتہ مرقوم نہ ہونے سے تکلیف ہوتی ہے اور دیر بھی لگتی ہے اس لئے اپنا پتہ خود لکھ کر لفافہ میں لفافہ رکھ کر بھیجا کریں۔

غریب فنڈ کی آمد سے (بصورت اخبار) غریبوں کی مدد کی جاتی ہے جس کا حساب اخبار اہلحدیث میں برابر چھپتا رہتا ہے۔ یہ بڑا مفید سلسلہ ہے۔ ضرور بھیجا کریں۔ کار ثواب ہے۔

اخبار اہلحدیث

توحید و سنت کا حامی ہے۔ اس میں مذہبی اور ملکی مضامین ہوتے ہیں۔ مخالفین کے اعتراضات کے جواب بھی ہوتے ہیں۔ ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ ۵ روپے

ابو الوفاء ثناء اللہ مفتی و مالک اخبار اہلحدیث

امرتسر۔ کٹڑہ بھائی

فتاویٰ نذیریہ } مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی

اس میں ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث کے مطابق درج ہے۔ یہ دو جلدوں کی ایک ضخیم کتاب ہے۔ قیمت پہلے پانچ روپے تھی۔ مگر اب صرف ۳ ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے منگوائیں۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

متفرقات

اہلحدیث کی اشاعت میں پھر رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ جو دراصل معاونین کی عدم توجہگی کا نتیجہ ہے مگر اس تغافل شعاری کا اثر اس کے مستقبل پر اچھا نہیں ہوگا۔ لہذا بہی خواہان کو توسیع اشاعت کے لئے ہر وقت مصروف رہنا چاہیئے۔

عزیز عطاء اللہ کی حالت بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہے بخار چھوٹنے میں بہت تھوڑی کسر باقی ہے۔ ورم نقرس کو بھی بہ نسبت سابقہ بہت افاقہ ہے۔ طبی اجازت کے ماتحت ۱۰ مئی کو غسل بھی کرایا گیا اور نماز جمعہ میں بھی شریک ہوا۔ لہ الحمد! مگر بخار ابھی بالکلیہ نہیں چھوٹا۔ غذا شروع ہو گئی ہے۔ جس سے طاقت پیدا ہو رہی ہے۔ ہمدردوں کی دعاؤں سے سب تکلیف رفع ہو جائیگی۔ انشاءاللہ

میری اپنی صحت گذشتہ ایام میں مجھے کھانسی و درد گھٹنہ کا بہت زور ہو گیا۔ چند دن درس قرآن میں بھی ناغہ رہا۔ اور ۳ مئی کا جمعہ بھی خود نہ پڑھا سکا۔ اسی وجہ سے اخباری مضامین بھی خود نہ لکھ سکا۔ اب کچھ افاقہ ہو رہا ہے۔ میرے احباب دعائے خیر سے یاد فرماتے رہیں (ابوالوفاء)

امرتسر میں ایک لائق طبیب کا انتقال حکیم محمد عالم صاحب شہر امرتسر میں ایک لائق اور تجربہ کار طبیب تھے۔ پکے موحد اور مخلص احباب میں سے تھے۔ ۹ مئی کو کل نفس ذائقۃ الموت کی صدا کو لبیک کہتے ہوئے ہمیشہ کے لئے دنیا چھوڑ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا تعلق مولوی غلام رسول صاحب آف قلعہ میہاں سنگھ کے خاندان سے تھا۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق عطا کرے۔

ایضاً حاجی عبد الرحمن صاحب تاجر جنت یکم مئی کو انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ آپ پکے موحد، متبع سنت اور با اخلاق مسلمان تھے۔

(فضل الرحمن لوہا بازار بھوپال)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب ادا کریں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

مبارکباد ناظرین اہلحدیث میں سے کئی احباب امسال حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے تھے۔ ان میں سے بعض احباب کی طرف سے بخیریت واپسی کی اطلاعات موصول ہو چکی ہیں۔ عملہ دفتر اہلحدیث کی طرف سے ان کی خدمت میں اس ادائے فریضہ پر مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس فریضہ کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عرس مرزا اور مرزا نمبر

قادیانی اخباروں نے ۲۶ مئی (یوم وفات مرزا) کو خاص اہتمام سے منانے کا اعلان کیا ہے۔ اس لئے دفتر اہلحدیث سے آیندہ پرچہ (۲۴ مئی) "مرزا نمبر" نکلیگا۔ انشاءاللہ جس میں بڑے بڑے مفید مضامین ہونگے۔ ۲۶ مئی کو شہر میں شائع کرنے کی بھی تجویز ہے ؎

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

مدرسہ مدینہ شریف کے لئے بتا لبس روپیہ ازجانب معرفت میاں امام الدین صاحب پنجابی وصول ہوئے۔ باقی رقم حسب ہدایت یہاں تقسیم کی گئی۔

ضروری اعلان مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھول پور اٹھارہ سال سے خدمت اسلام سرانجام دے رہا ہے۔ تین ماہ سے مدرس اول کی جگہ خالی تھی چنانچہ اراکین کی کوشش سے مولوی عبد المجید صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ نائی منڈی آگرہ نے ۱۵ محرم ۱۳۵۴ھ سے مدرسہ ہذا میں آکر کام شروع کر دیا ہے۔ ان کے جملہ احباب ان سے خط و کتابت اب باڑی کے پتہ سے کریں۔ اور مدرسہ ہذا میں بیرونی جدید طلباء کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ بہرصورت مصارف تو زیادہ ہو گئے مگر آمدنی وہی متفرق چندے سابقہ ہیں۔ لہذا بغرض امداد مدرسہ ہذا مولوی عبد المعبود صاحب کانپوری کو بعہدہ سفارت بھیجا جاتا ہے۔ اصحاب خیر سے جہاں تک ہو سکے سفیر موصوف کے ذریعہ یا براہ راست مدرسہ کی امداد فرما کر اجر دارین حاصل کریں۔

المکلف خاکسار فتح محمد سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھول پور۔

(عہ داخل اشاعت فنڈ)

ضرورت کتب مجھے صحاح ستہ مکمل مترجمہ مولانا وحید الزمان صاحب مرحوم کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب فروخت کرنا چاہتے ہوں یا جائے فروخت کا علم رکھتے ہوں تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔ راقم اے۔ ای۔ پٹیل صفائی ٹون ۳۴ جوہنس برگ ٹرانسوال (افریقہ)

(۱ر داخل غریب فنڈ)

ثنائی برقی پریس امرتسر کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت وغیرہ منیجر صاحب ثنائی برقی پریس ال بازار امرتسر کے نام سے ہونی چاہیئے۔

مضامین آمدہ مولوی محمد ادریس۔ محمد اسحاق۔ جماعت اہل حدیث کا تبلیغ۔

نخیر مقبولہ راد ہا سوامی مت پرکاش قند پارسی۔ سوالات الزامیہ۔

ضروری اطلاع مضمون نگاران اخبار اہلحدیث مضمون سفید کاغذ کے صرف ایک طرف خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ پنسل سے ہرگز نہ لکھا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکائت معاف ہوگی۔

جدید انگلش ٹیچر یہ کتاب بغیر استاد کے آپکو انگریزی زبان سے واقف کرادیگی۔ قیمت صرف ۸ر۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

فیصلہ مقدمہ بخاری صاحب

مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ کا فیصلہ قادیانی اخبار الفضل نے ترجمہ کرکے شائع کر دیا۔ اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فاضل مجسٹریٹ نے بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ یہ فیصلہ لکھا ہے۔ حتی المقدور انصاف کو بھی مدنظر رکھا ہے۔ لیکن انسانی سہو و نسیان سب کے ساتھ ہے۔ سارا فیصلہ ہمارے سامنے ہے۔ ہم نے اس کو بڑے غور سے دیکھا ہے۔ اور ہم نے اس میں سے دو فقرے منتخب کئے ہیں۔

ملزم پر الزام | یہ لگایا گیا ہے کہ

> اس نے ملک معظم کی رعایا کے دو طبقات (احمدیوں اور غیر احمدیوں) کے درمیان دشمنی یا حقارت پیدا کی ہے یا کرنے کی کوشش کی ہے

بس یہ ہے روح رواں سارے فیصلے کی۔ اسی پر سزا مرتب کی گئی ہے۔ مگر فاضل مجسٹریٹ کے قلم سے یہ فقرہ بھی لکھا ہوا ملتا ہے۔

> یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جماعت احمدیہ اور غیر احمدیوں کے تعلقات کانفرنس سے پہلے کشیدہ تھے۔

پس یہ اعتراف ہے فاضل مجسٹریٹ کا کہ ملزم نے نفرت پیدا نہیں کی بلکہ نفرت ان میں پہلے سے تھی۔ اور اس میں شک بھی کیا ہے کہ جس صورت میں بانی فرقہ احمدیہ نے مسلمانوں کو اتنا اچھوت قرار دیا کہ ان کا جنازہ پڑھنے اور رشتہ ناطہ کرنے سے بھی منع کر دیا اور خلیفہ قادیان نے ان دونوں حکموں پر بڑی مضبوطی سے عمل کیا اور کرایا تو اور نفرت کس کا نام ہے۔ فاضل مجسٹریٹ کی محنت کی ہم داد دیتے ہیں۔ ہمارا گمان ہے کہ وہ مسل مقدمہ کو اس الزام کے ماتحت دیکھتے تو سزا نہ دیتے۔

دیکھیں عدالت اپیل سے کیا صادر ہوتا ہے ؎

خدا شرے برانگیزد کہ دراں خیر ما باشد

انگریز بھی ہماری نوع کے فرد ہیں

بعض لوگ غلامی کے رعب میں یہاں تک مرعوب ہیں کہ جہاں ہندوستانیوں کو ہر عیب سے معیوب جانتے ہیں انگریزوں کو ہر عیب سے پاک خیال کرتے ہیں۔ بڑا عیب ہندوستانیوں میں یہ ہے کہ ان میں عجب علو اور تکبر ہے۔ یعنی کوئی بڑی عزت والا چھوٹے کے نیچے یا برابر بیٹھنا پسند نہیں کرتا۔ برخلاف اس کے (بزعم ان لوگوں کے) انگریزوں میں یہ وصف ہے کہ کوئی کتنا بڑا انگریز ہو وہ چھوٹے کے ساتھ بلکہ اس کے نیچے بھی بیٹھ جاتا ایسے لوگ واقعہ ذیل غور سے پڑھیں جو اخبارات میں گشت کر چکا ہے۔

"پٹنہ ۴ مئی۔ یونائیٹڈ پریس اس خبر کی صداقت کے لئے ذمہ دار ہے کہ ہائیکورٹ کے بعض ججوں نے ۲ مئی کو سلور جوبلی کے ڈویژنل کمشنر کی زیر صدارت منائے جانے پر سخت اعتراض کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک جج نے کمشنر کی زیر صدارت ہونے والی پریڈ میں شرکت کے لئے معذرت کا اظہار کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ گورنر کی عدم موجودگی میں چیف جسٹس سے صدارت کرنے کی درخواست کی جانی چاہئے تھی۔ چیف جسٹس نے بھی یہی اعتراض کیا ہے اور اس موضوع پر اپنے خیالات کو واضح کر دیا ہے۔ اس کے بعد رانچی میں گورنمنٹ کے ہیڈ کوارٹرز سے نامہ و پیام شروع ہوا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چیف جسٹس کی زیر صدارت ایک علیحدہ جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا اس میں جج صاحبان۔ وکلا اور دیگر اصحاب متعلقہ ہائی کورٹ کو تمغے دیئے جائیں گے"

(پرتاپ۔ لاہور۔ ۵ مئی ۳۵ء)

اہلحدیث | معلوم ہوا کہ سب انسان اپنی طبعی خصائص میں برابر ہیں۔ اچھے بھی ہیں برے بھی ہیں۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کی "حمایت اسلام"

اخبار بین حضرات بخوبی جانتے ہونگے کہ انجمن مذکورہ کی طرف سے کوشش کی گئی تھی کہ قرآن مجید کی طباعت و اشاعت انجمن خود اپنے ذمہ لے۔ چنانچہ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس کا انتظام شروع کر دیا گیا۔ قرآن کریم کی صحت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے سپرد ہوئی۔ مگر ہمیں معاصر "حقیقت اسلام" کی تازہ اشاعت سے یہ معلوم کر کے بے حد صدمہ ہوا کہ انجمن نے مذکورہ بالا کام ایک غیر مسلم پریس میں چھپوانا شروع کر رکھا ہے۔ اگر معاصر موصوف کا بیان صحیح ہے تو ہمیں ممبران انجمن سے شکوہ ہے کہ کیا یہی حمایت اسلام ہے جو آپ کر رہے ہیں۔ جس مرض کا علاج آپ کرنے لگے تھے خود اسی میں مبتلا ہو گئے۔ (۵۶۳۱

ہمیں امید ہے کہ ارکان انجمن اس معاملہ میں اپنی پوزیشن صاف کرکے پبلک کو اطمینان دلائیں گے۔

حجاز میں حدود شرع کی پابندی

مخالفین مملکت سعودیہ عربیہ حتی المقدور موجودہ حکومت کے خلاف بہت کچھ زہر اگلتے رہتے ہیں۔ ذرہ سی بات کو بتنگڑ اور رائی کو پہاڑ بنا دیتے ہیں۔ خصوصاً ان باتوں کو بہت بری طرح پبلک میں مشتہر کرتے ہیں جن کا ذات سلطانی میں کوئی دخل بھی نہیں ہوتا۔ حالانکہ ممدوح ہر وقت حجاز کی بہتری کے لئے ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔

اہلحدیث کے کالم اس امر پر بارہا روشنی ڈال چکے ہیں کہ آج اگر روئے زمین پر کوئی حکومت حدود شرعیہ پر کاربند نظر آتی ہے تو وہ صرف مملکت سعودیہ عربیہ ہی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ہمارے اس دعوی کی تصدیق بھی ہوئی ہے کہ میاں غلام رسول صاحب

ahmadimuslim.de

کندن ساز ہوشیارپوری جو امسال حج بیت اللہ کو حجاز گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے واپس آ کر ایک خط میں تحریر کیا ہے کہ ہمارے سامنے مدینہ منورہ میں دو چوروں کے ہاتھ کاٹے گئے۔

یہ ہے اس حکومت کا سیاسی قانون جس پر وہ آج بھی پورے طور پر عمل پیرا ہو کر زمانہ رسالت و خلافت کی یاد تازہ کر رہی ہے۔

اللھم انصر من نصر دین محمد۔

بیکاری کا نتیجہ

ہندوستان کی بدقسمتی اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ چند سرکاری اسامیوں کے لئے سینکڑوں درخواستیں پہنچ جاتی ہیں اور وہ بھی ایم۔ اے اور ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پاس لوگوں کی۔ این۔ ڈبلیو۔ آر کے ڈی۔ ایس آفس کی طرف سے دو درجن سٹیشن ماسٹر رکھے جانے تھے معلوم ہوا ہے کہ ایک ہزار سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئیں۔ درخواستیں بھیجنے والوں میں کئی ولایت کے ڈگری یافتہ اور کئی ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں کے بی۔ اے اور ایم۔ اے تھے۔ صرف ۲۴ آدمی چنے گئے اور جن میں سے ۱۶ مسلمان تھے۔ نوجوان اگر صنعتی تعلیم حاصل کرتے تو آج ان کو یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ (ملاپ ۷ مئی ۱۹۳۵ء)

بلقان کی جنگی تیاریاں

معاہدہ بلقان پر جن ممالک کے نمایندوں نے دستخط ثبت کئے تھے۔ ان کی ایک اہم کانفرنس منعقد ہوئی ہے۔ جس میں آسٹریا کے فوجی استحکام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی ہے۔ رومانیہ۔ یوگوسلاویہ۔ یونان اور ترکی بھی انفرادی طور پر سامان اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ اور یہ ممالک نہیں چاہتے کہ آسٹریا پہ شاہ ہیپس برگ یا اُس کے خاندان کا کوئی فرد قابض ہو جائے ہٹلر کے بھی آسٹریا پر دانت ہیں۔ اس لئے یقین غالب ہے کہ جرمنوں کی پیشقدمی کی صورت میں ترکی، رومانیہ اور یونان متحدہ محاذ پیش کریں گے اور جرمنی سے ان کی جنگ ناگزیر ہو جائے گی۔ (ایضاً)

بجلی کے درخت

وسطی ہند کے بعض علاقوں میں ایسے درخت بھی پائے جاتے ہیں۔ جنہیں اگر بجلی کے درخت کہا جائے تو کچھ بے جا نہ ہوگا۔ ان درختوں کو اگر محض چھو ہی دیا جائے تو شدید جھٹکا محسوس ہوتا ہے۔ دوپہر کے وقت ان درختوں کی بجلی کی طاقت میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور جب بارشی موسم ہو تو ان درختوں میں رطوبت کی وجہ سے بجلی کی طاقت بھی زائل ہو جاتی ہے۔ (ایضاً)

برسوں سے چارپائیوں پر ہی دراز ہے

لندن کا ایک شخص لاکھوں کا آدمی ہے وہ ایک دن اتفاقیہ ایک نرسنگ ہوم میں چلا گیا وہ وہاں کی پُرفضا آبادی اور خوشگوار ماحول سے اس قدر متاثر ہوا کہ وہاں سے اٹھنے کا نام نہیں لیتا۔ کئی برسوں سے یہ شخص یونہی چارپائی پر دراز ہے۔ فرٹنر بیل نامی ایک جرمن بھی ۶۰ برس سے چارپائی پر پڑا کھانستا رہتا ہے اسے بھی بظاہر کوئی بیماری نہیں۔ ایک امریکن (جوزف پلومہ) بھی محض اس لئے چارپائی پر کئی برسوں سے لیٹا ہوا ہے کہ اس کی شادی اس کی حقیقی منگیتر سے نہیں ہو سکی۔ (ایضاً)

کوّے ماروں کو انعام

یوروپین ترکی میں تیورڈیگ نامی ایک قصبہ ہے اس کے نواح میں کوّوں نے اودھم مچا رکھا ہے اور جہاں کہیں یہ کالی وردی والے جانور فصل دیکھ پاتے ہیں چٹ کر جاتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کو حکم ہوا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ کوّے ہلاک کریں۔ زیادہ سے زیادہ کوّے ہلاک کرنے والے کے لئے الگ

غلہ کی حفاظت کرو

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

جس گودام میں غلہ بھرنا ہو۔ پہلے اسے بالکل خالی کر دیں اور اس کا فرش دیواریں اور چھت اچھی طرح سے جھاڑ کر صاف کر لیں۔ بعد ازاں تمام روشندانوں اور دیواروں کی درازیں اور سوراخ سوائے بڑے دروازے کے گیلی مٹی سے اس طرح بند کر دیں کہ کمرے کے اندر کی ہوا باہر اور باہر کی اندر نہ آ سکے۔ پھر کمرے کے درمیان چند عارضی اور معمولی چولھے بنا کر اُن میں بحساب سات سیر فی ہزار مکعب فٹ کوئلہ جلائیں۔ بالفاظ دیگر اگر کمرے کی لمبائی چوڑائی اور اونچائی دس دس فٹ ہو تو ان کے لئے سات سیر کوئلہ درکار ہوگا۔ اور جلتے کوئلے پر تھوڑی گندھک ڈالدیں جب کمرے میں تھرما میٹر فارن ہیٹ (مقیاس الحرارت) کا درجہ حرارت ایک سو پچاس سے اوپر چڑھ جائے تو باہر سے بڑا دروازہ اچھی طرح بند کر کے اس کی درزوں اور سوراخوں میں بھی گیلی مٹی بھر دیں۔ اس کے اڑتالیس (۴۸) گھنٹے بعد کمرہ کھول دیں۔ اور تھوڑی بعد اسے خوب صاف کر دیں۔ اب اس کمرے میں جو غلہ ڈالا جائیگا اس پر ان فوری کیڑوں کا حملہ نہیں ہوگا۔

پیشتر اس کے کہ بوریوں میں غلہ بھرا جائے اُن کو الٹا کر کے اڑتالیس (۴۸) گھنٹے تک گرم کمرے میں جس کا اوپر ذکر آیا ہے۔ یا کھولتے ہوئے پانی میں پندرہ منٹ کے لئے رکھنا چاہئے اور بعد ازاں دھوپ میں اچھی طرح خشک کر لینا چاہئے۔ گودام میں ڈالنے سے پہلے غلہ کو خوب سکھا لیں۔ کیونکہ گندم کے خشک دانوں پر کیڑوں کا حملہ گیلے دانوں کے مقابلہ میں بہت کم ہوتا ہے۔

لاہور۔ ۱۱ مئی ۱۹۳۵ء

اطلاع ۱۵/۲ } ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد اکسیر ہاضمہ کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکائتوں کو دور کر کے، معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے۔ اور دائمی قبض بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہوجانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب، وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہوکر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہوجاتا ہے اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فاسد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے۔ اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل۔ دماغ، جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ عہ۔ محصول ۵/

اکسیر موتی دانت } دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہوجاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸/ محصول ۵/

اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ جتاں ۲/۹ امرتسر

مسلم چاول ہاؤس ۱۵/۲

چاول ہر قسم و باسمتی ایک سالہ و دو سالہ۔ ڈیرہ دون، ادھواڑ، منگرہ، ہتوک و (پرچون ایک بوری تک) صابون و کریانہ یعنی بادام و مصالحہ وغیرہ دالیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ محرم وغیرہ کے لئے مسلم بیوپاریان و دکانداران فرمائش دیکر مشکور فرماویں۔

(نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سردار علی و ولی محمد لکڑ منڈی
نزد ڈاک خانہ ڈھاب بستی رام امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۱۵/۲

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ۔ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپیہ

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

رجسٹرڈ۔ نمبر ۱۷۵ ۱/۲

آنکھوں کی بیماریوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری۔ روہے۔ ککرے۔ انکھ جیبی۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھلی۔ چھو، ناخونہ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت والوں کی گرمی و جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوا لو اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ۔ نئی خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۱ تولہ

(منگوانے کا پتہ)

مینیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)

مومیائی ۳۲/۵۱

مصدقہ علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ۸/۔ پاؤ بھر ۱۲/ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب حافظ محمد عبدالشکور صاحب اٹاوہ۔

"میں نے آپ سے تین مرتبہ مومیائی منگائی تینوں مرتبہ مفید پائی۔ مہربانی فرماکر ایک چھٹانک اور بھیج دیں۔ واقعی اچھی چیز ہے"

(۲۳ اپریل ۱۹۳۵ء)

جناب حکیم محمد بشیرالدین صاحب پٹنہ

"میں کئی سال سے آپ کی مومیائی کا خریدار ہوں۔ بفضلہ بہت موثر اور مفید پاتا رہا۔ اس وقت ایک چھٹانک روانہ فرماکر مشکور کریں"

(۲۳ اپریل ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خاں پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ahmadimuslim.de

اکسیر عثمانی ۲/۱۲

آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری۔ پلکوں کا اڑنا۔ روہے۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھولی۔ ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے۔ گرمی و جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲ر۔ قیمت فی تولہ عہ ایک روپیہ۔ مع محصول ڈاک۔

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

پلنگ کے پھول ۴/۱۲

یہ ایک عجیب تیل ہے۔ جس کو فرانسیسی ڈاکٹر نے حال ہی میں تیار کیا ہے۔ آدمی کیسا ہی سست، بڈھا، کمزور کیوں نہ ہو۔ اس کو وقت سے ایک گھنٹہ پیشتر لگانے سے فوراً قوی بن جاتا ہے اور لطف اٹھاتا ہے۔ اس تیل کے استعمال کرنے والے سے قرینہ خوش رہتی ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸ر

پتہ:۔ محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

سرمہ نور العین ۱۹/۲۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب ٹھاکر کانتی چند صاحب بی۔ اے تحصیلدار و اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

مسماۃ بڈھو دختر بھلا گوجر سکنائے دین پور کلاں تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور۔ مدعیہ

بنام نذر الدین ۱/۳۲۔ مسماۃ کرم بی بی ۱/۳۲ بیوہ اسماعیل۔ علم الدین ۱/۳۲ ولد بوٹا اقوام گوجر سکنائے دین پور کلاں شاہو ۱/۳۲۔ بیرا ۱/۳۲۔ روڑا ۱/۳۲۔ پسران نتھو گوجر سکنائے بھوال حال سکنہ قطرو وال چک ۱۶۵ گوگیرہ براںچ تحصیل سمندری ضلع لائل پور۔ مدعا علیہم۔

درخواست تقسیم اراضی کھاتہ مشترکہ نسبت اراضی ۱۸ کنال ۷ مرلہ زیر دفعہ ۱۱۱۔ ایکٹ ۱۷ء ۱۸۸۷ء

اراضی کھاتہ نمبری خسرہ ۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵/۵۳۵-۵۴۷ - ۲۵۲۸ - ۱۲۰۷ - ۱۳۱۴ - ۱۵۶ - ۶۱۸

یک/۱۸ یک/۱۸ ۳/۱۲ دو/۱۸ یک/۱۹

۱۲۰۳ - ۱۳۰۲ - ۱۵۳۲ - ۱۵۳۴ - ۱۵۴۲ - ۸۴۶ - ۸۸۱ - ۹۴۰ -

۷ ۳ ۸ یک/۱۶ یک/۶ ۶ دو/۸ ۱۶

۹۴۳ - ۱۳۵۵ - ۱۳۵۱ - ۵۴۴ - ۲۷۶۳ - ۲۷۶۴ - ۸۳۴ - ۱۸۱۷ -

۱۹ ۲ یک/۷ ۱۱ یک/۱۱ یک/۱۲ ۱ ۱۶

۴۱۱-۴۱۲ - ۴۸۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۹۹۶ - ۱۵۵۴ - ۱۵۴۷ -

۱۴ ۱۲ ۱۸ ۱۱ ۶ ۱۷ ۴ یک/۱۴

۱۹۷۵ - ۲۱۱۴ - ۱۹۷۷ - ۲۱۹۷ - ۸۹ - ۳۵۷ - ۴۲۰ - ۹۶۴ - ۷۱۳

یک/۱۵ ۵ ۳ یک/۱۸ دو/۴ دو/۱۹ یک/۱۵ ۹ ۳

۲۱۹۳ - ۲۴۲۹ - ۷۴۶ - ۷۱۷ - ۲۴۱۴ - ۵۴۳ - ۹۰ - ۳۵۶ -

یک/۳ ۱۸ دو/۵ دو/۱ ۱۳ ۱۱ دو/۴ دو/۱۹

۴۳۹ - ۷۱۴ - ۱۷۷ - ۲۱۱۵ - قطعہ اراضی جمعبندی ۱۹۳۰/۱۹۳۱ء

دو/۱۴ ۹ یک/۱۲ ۵

واقعہ رقبہ دین پور کلاں

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم ۱تا۷ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں۔ جن پر معمولی طور سے تعمیل مشکل ہے لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہم اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا بتاریخ ۲۵ ۵/۳۵ ہو جاویں۔ ورنہ ان کے خلاف کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۲ بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم　　(مہر عدالت)

عربی بول چال

اس کے مطالعہ کرنے سے عربی زبان میں انسان بخوبی گفتگو کر سکتا ہے۔ حصہ اول ۱۲ر۔ دوم ۱۲ر

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

شرح اصول اکبری

(عربی) مصنف کتاب نے طلبائے عربی زبان پر ایک بڑا احسان کیا ہے کہ علم صرف کی مشکلات کو ایسے آسان اور مدلل پیرائے میں بیان کیا ہے کہ ہر ایک غبی طالب علم بھی کما حقہ مستفید ہو کر فن کی مشکلات پر حاوی ہو سکتا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت صرف ۸ر۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

محمدیہ پاکٹ بک

محمدیہ پاکٹ بک بجواب مرزائیہ پاکٹ بک شائع ہوگئی ہے۔ کذب مرزا، ختم نبوت، حیات مسیح وغیرہ تمام مسائل پر نہایت جامع اور مدلل کتاب ہے۔ مرزائیوں کے اعتراضات نقل کرکے ان کے جوابات قرآن وحدیث اور اقوال مرزا سے دیئے گئے ہیں۔ علمی، اصولی، عقلی اور نقلی بحث کی گئی ہے۔ کتاب کسی لحاظ سے نامکمل نہیں ہے۔ مرزائیوں کے ہر اعتراض کا جواب اس کتاب میں موجود ہے۔ جس طرح ہر مرزائی اپنی پاکٹ بک لیکر ہر مسلمان سے بحث کر سکتا ہے۔ اس طرح ہر مسلمان "محمدیہ پاکٹ بک" کی موجودگی میں بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا منہ پھیر سکیگا۔

خوبصورت جلد، جیبی سائز، حجم ۵۶۰ صفحات۔ لکھائی چھپائی نہایت دیدہ زیب، کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ؏ (ایک روپیہ چار آنہ) محصول بذمہ خریدار۔

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس کی توسیع اشاعت میں کوشش کرے تاکہ فتنہ مرزائیت کا قلع قمع کردیا جائے۔ تمام اہل حدیث انجمنیں توجہ کریں اور ضرور ایسی بینظیر کتاب کو حاصل کرکے اپنے فرائض سے سبکدوش ہوں۔ (ملنے کا پتہ)

سکرٹری انجمن اہلحدیث۔ برانڈرتھ روڈ۔ لاہور

قادیان میں زلزلہ برپا کردینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا ۲/۱

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۲/ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۲/ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

پتہ۔ محمد اسحاق امرتسری کتبخانہ حقانی امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت طلب کرسکتے ہیں۔ (مہتمم)

طبی کتب

(تصانیف حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری)

کلید حکمت } اس کا طرز بیان نرالا ہے۔ جلد اول سر سے پاؤں تک ہر ایک مرض کے اشارات، بشامات، اغذارات جس پہ بڑے بڑے حکماء حاذقین اور اطباء کاملین کی تشخیص کا راز مستتر ہے درج ہیں جو آپ کو کسی طب کی کتاب میں نہ ملیں گے بعدہ علمی بحث کو ایسے اختصار اور عام فہم طب کا نچوڑ لیکر درج کیا ہے۔ گویا فی الحقیقت سمندر کوزہ میں بند کیا ہے اسی طرح علمی بحث مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہایت آسانی سے مہیا ہوسکیں۔ اور نسخوں میں فائدہ دکھائیں درج کئے گئے ہیں۔ اس کتاب سے طبیب غیر طبیب جو تھوڑا لکھا پڑھا ہو پوری طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور تھوڑی تعلیم کا آدمی اس کو یاد کرکے پورا طبیب بن سکتا ہے۔ قیمت حصہ اول ۸/ حصہ دوم ۸/

مجربات جیلانی } (ہر دو جلد) یہ دونوں کتابیں جدید اصول کی نرالی ہیں۔ کیونکہ حکیم صاحب نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلابخل شائع کرکے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا کو مرہون منت کرلیا۔ جو بھی ان نسخوں کو تجربہ کرتا ہے حکیم صاحب کی جرأت اور ہمت کی توصیف میں رطب اللسان ہے۔ چنانچہ سینکڑوں شکریہ کے خطوط چلے آتے ہیں۔ کتابوں کا دوسرا ایڈیشن بھی قریب الاختتام ہے۔ قیمت فی جلد ۸/

نشاط زندگی } بقائے نسل انسانی کا فعل اور اس کے تمام اونچ نیچ جس سے لوگ غلط کاریوں سے بچ کر فطرتی جذبے کا صحیح استعمال کریں۔ اور متعددی بیماریوں کا علاج جو بباعث ان کی غفلت اور بے پروائی کے نہایت خوفناک نتائج پیدا کرتی ہیں۔ پرانی امراض ونیز ان کا علاج جس سے ہر شکایت کا ازالہ ہوسکے درج ہیں۔ شروع کتاب میں کتاب کے تمام عنوانات کی فہرست دی گئی ہے۔ تاکہ ناظرین کو تلاش میں دقت محسوس نہ ہو۔ کتاب کو ملاحظہ فرماکر شان خدا نظر آئے گی۔ قیمت فی جلد ۸/

از دیگر مصنفین

مجربات کانفرنس } پنجاب طبی کانفرنس نے پنجاب اور ہندوستان بھر کے سربرآوردہ تجربہ کار کہنہ مشق اور ماہرین فن اطبا کے وہ مجربات جو صدیوں سے نسلاً بعد نسل ان کے سینوں میں مقفل تھے اور جن پر ان کی شہرت کا مدار تھا بعد محنت اور کوشش کے ساتھ حاصل کرکے ایک طبی بورڈ کی تصدیق کے بعد نہایت اہتمام سے چھپوا دیئے گئے ہیں۔ کتاب میں اکثر اطبا کے فوٹو بھی ہیں۔ قیمت ۱/ بلا جلد ؏ مجلد ؏

مسیحائی گوہر طب } مصنفہ حکیم محمد حسین صاحب سروں گڈھی۔ اس کتاب میں ہر بیماری کے جداگانہ مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ نسخہ جات کم خرچ بالانشین کے مصداق ہیں۔ قیمت صرف ؏

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

تصنیفات حکیم محمد عبداللہ صاحب روڑ وی

کنز المجربات } حصہ اول۔ اس میں وہی نسخے درج ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں۔ اور پھر لطف یہ کہ کتابی نسخے نہیں بلکہ صدری سینیاسی ہیں۔ اس میں ایسے زود اثر نسخے درج ہیں کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ ضخامت ۲۵۰ صفحات۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ سائز ۲۲×۱۸/۱۶۔ قیمت بے جلد ؏ ۔ مجلد ؏ ۔

کنز المجربات } حصہ دوم۔ جن لوگوں نے حصہ اول کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ کتاب واقعی اسم بامسمیٰ ہے یعنی مجربات کا خزانہ ہے۔ اس میں عجیب وغریب رازہائے سربستہ کا انکشاف کیا گیا ہے۔ قیمت بے جلد ؏ ۔ مجلد ؏ ۔

خواص بادام } بادام کے لذیذ مرکبات اور بعض امراض دماغی اور غیر دماغی کے لئے لاثانی نسخہ جات۔ قیمت ۴ر

خواص پیاز } پیاز کے ذریعہ سے اچانک ہو جانے والی بیماریوں کے مجرب چٹکلے اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات۔ قیمت ۵ر

خواص گھیکوار } گھیکوار المعروف کنوار گندل کے ذریعہ بیسیوں مرضوں کا علاج اور کشتہ جات۔ قیمت ۹ر

خواص پھٹکڑی } محض پھٹکڑی کے ذریعہ سے سر سے لیکر پاؤں تک کل امراض کا علاج کرنا بتایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں پھٹکڑی کے ذریعہ تمام قسم کے کشتہ جات، شعبدات، صدہا روپیہ کمانے کے روزگار بھی کمال محنت اور فراخدلی سے درج ہیں۔ قیمت عہ

خواص برگد } مشہور درخت برگد (بوہڑ) کے عجیب وغریب فوائد اور اس کے ذریعہ بڑی بڑی مرضوں کا مجرب علاج اور اس سے بننے والے کشتہ جات کی ترکیب بتانیوالی کتاب۔ قیمت ۴ر

خواص پیپل } مشہور درخت پیپل کے عجیب وغریب فوائد اور اس کے ذریعہ بڑی بڑی مرضوں کا مجرب علاج اور اس سے بننے والے کشتہ جات کی ترکیب بتانے والا رسالہ۔ قیمت ۴ر

خواص آک } مشہور درخت آک سے ہونے والے کشتہ جات اور زود اثر مفردات ومرکبات کا بے مثل مجموعہ۔ قیمت عہ

خواص انار } مشہور پھل اور درخت انار سے بیشمار مرضوں کا علاج اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کی ترکیب۔ قیمت ۴ر

خواص ریٹھا } ریٹھے کے ذریعہ سے بڑی سے بڑی مشکل سے جانے والی خطرناک بیماریوں کا علاج۔ قیمت ۶ر

خواص سونف } محض سونف کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج بتانے والی کتاب۔ قیمت صرف ۸ر

خواص کیکر } یعنی ببول کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج۔ اور اس سے ہونے والے کشتہ جات۔ قیمت ۴ر

خواص نیم } بیشمار مرضوں کا علاج صرف درخت نیم کے ذریعہ بتایا گیا ہے اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۶ر

خواص لیموں } مشہور پھل لیموں کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے بننے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۶ر

خواص کشنیز } یعنی دھنیا کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۳ر

خواص ہلدی } ہلدی کے ذریعہ بڑی بڑی مشکل سے جانے والی بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۴ر

خواص نمک } اس رسالہ میں نمک کے عجیب وغریب فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

خواص ارنڈ } اس رسالہ میں مشہور درخت ارنڈ کے حیرت انگیز خواص بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۸ر

خواص دھتورہ } عام ملنے والی چیز دھتورہ کے بہترین خواص بتائے گئے ہیں۔ قیمت ۶ر

خواص دودھ } مختلف قسم کے دودھ سے بیسیوں امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲ر

خواص تربوز } تربوز کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۲ر

خواص گاجر } ہندوستان کی مشہور ترکاری گاجر کے لاجواب فوائد بیان کرنے والا رسالہ۔ قیمت ۳ر

خواص مولی } اس میں مشہور ترکاری مولی کے ذریعے بے شمار مرضوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۵ر

خواص مرچ } اس میں عام استعمال ہونے والی مشہور مرچ کے ذریعہ بہت سی امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۴ر

کنز المفردات } اس میں مفرد ادویات کے ذریعہ بڑی سے بڑی پیچیدہ امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ:- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

خریدار نمبر ۱۰۷۵۶
بخدمت جناب مولوی سید عبدالر...
ناظم کتبخانہ نذیریہ عامرہ پھاٹک حبش خاں
دہلی۔

ahmadimuslim.de